رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم چہارشنبہ

شرح چندہ

سالانہ - ۲۱ روپے
ششماہی - ۱۱ روپے
سہ ماہی - ۶ روپے
ماہوار - ۲½ روپے

قیمت فی پرچہ -/۱/۰

جلد ۲ | ۱۴ ارشہادت ۱۳۲۷ ہش | ۳ رجمادی الثانی ۱۳۶۷ ہجری | ۱۴ اراپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۸۲

سیکیورٹی کونسل کے صدر آج مسئلہ کشمیر پر غور کرینگے

لیک سکسیس ۱۳ اراپریل معلوم ہوا ہے کہ آج رات سیکیورٹی کونسل کے موجودہ صدر ایک میٹنگ بلا رہے ہیں جس میں کونسل کے سابق تین صدر بھی شامل ہوں گے۔ اس میٹنگ میں مسئلہ کشمیر کے متعلق ایک قرارداد کا مسودہ تیار کیا جائے گا۔ امید ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کا ایک ایک نمائندہ بھی میٹنگ میں موجود ہو گا۔

بی بی سی کے نامہ نگار کا خیال ہے کہ مجوزہ قرارداد میں سب سے پہلے اس امر کو تسلیم کیا جائے گا کہ کونسل کوئی ایسا فارمولا تلاش کرنے میں ناکام رہی ہے جو پاکستان اور ہندوستان دونوں کو منظور ہو۔ اس کے بعد اس مسئلہ کے سلسلے میں مناسب تجویز پیش کی جائے گی۔

"پاکستان کا ہوائی بیڑہ جلد سے جلد نہایت مضبوط ہو جانا چاہیئے" (قائدِ اعظم)

پاکستان کی ہوائی قوت کسی دوسرے ملک سے کم نہیں ہونی چاہیئے

رسالپور میں قائدِ اعظم کی تقریر

پشاور ۱۳ اراپریل آج قائدِ اعظم نے رسالپور اور نوشہرہ کے فوجی مراکز کا دورہ کیا۔ رسالپور میں آپ نے افسروں اور سپاہیوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان کو جلد سے جلد ایک مضبوط ہوائی بیڑے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی ہوائی قوت کسی دوسرے ملک سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ یاد رکھیئے اگر آپ نے نظم و نسق کو قائم رکھا اور اپنے آپ پر بھروسہ رکھا تو پاکستان کی شان کے مطابق ہوائی بیڑہ قائم کرنے میں آپ یقیناً کامیاب ہو جائیں گے۔ آپ نے بتایا کہ حکومت نے نئی قسم کے ہوائی جہاز حاصل کرنے کے لئے آرڈر دے دیئے ہیں۔

آج تیسرے پہر گورنر صوبہ سرحد نے آپ کے اعزاز میں پارٹی دی جس میں چھ سو کے قریب مہمان شریک ہوئے۔ مہمانوں میں مہتر چترال اور سرحد اسمبلی کے حزب مخالف کے لیڈر ڈاکٹر خانصاحب بھی شامل تھے۔

غلط طور پر میری طرف ایک تقریر منسوب کی جا رہی ہے

صدر مجلس اتحاد المسلمین حیدر آباد کا بیان

حیدر آباد ۱۳ اراپریل مجلس اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی نے ایک بیان میں کہا میں نے کوئی بھی تقریر نہیں کی جو ہندوستان کے بعض اخبارات نے میری طرف منسوب کی ہے جس کا ہند پارلیمنٹ میں پنڈت نہرو نے بھی ذکر کیا ہے۔ آپ نے کہا یہ تقریر میں اسوقت شائع کی گئی جبکہ حیدر آباد میں ہندوستان کے ایجنٹ جنرل مسٹر منشی نئی دہلی گئے تھے۔ اس تقریر کو وضع کرنیوالوں کا مقصد یہ ہے کہ انڈین یونین کی حکومت کو حیدر آباد کے خلاف مشتعل کیا جائے۔ انڈین یونین کو ایسے عنصر سے خبردار رہنا چاہیئے جو دونوں حکومتوں کے تعلقات کو خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

سرینگر میں آزاد کشمیر کے حامیوں اور مہاراجہ کے طرفداروں میں شدید جھڑپ

تراڑکھل ۱۳ اراپریل - آزاد کشمیر گورنمنٹ کی وزارت دفاع نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ سری نگر میں آزاد کشمیر کے حامیوں اور مہاراجہ کے طرفداروں میں ایک شدید جھڑپ ہوئی جسکے نتیجہ میں مہاراجہ کے حامیوں میں سے متعدد اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ آزاد کشمیر گورنمنٹ نے کئی ایسے اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے جن پر مہاراجہ کا جاسوس ہونے کا شبہ ہے۔ یہ لوگ تاجروں کے بھیس میں آزاد کشمیر کی حدود میں داخل ہوئے اور انہیں ایسی حالت میں گرفتار کیا گیا ہے جب کہ وہ بعض بے خانماں لوگوں کے سامنے مہاراجہ کے نقطۂ نگاہ کی تائید کر رہے تھے۔

راولپنڈی میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی کامیاب تقریر

راولپنڈی ۱۳ اراپریل - فون پر اطلاع ملی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک پبلک لیکچر کل نشاط سینما ہال میں ۷½ بجے شام سے لے کر ۹½ بجے شب تک ہوا۔ حاضری ایک ہزار سے اوپر تھی جس میں ہر طبقے کے لوگ شامل تھے۔ لیکچر نہایت کامیاب رہا۔ ہال بھر جانے کے بعد کچھ لوگ باہر کھڑے ہو کر بھی تقریر سنتے رہے۔

قائدِ اعظم کے ارشادات

"پاکستان میں رہتے ہوئے جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان پھر ہندوؤں کے ساتھ مل جائے وہ موہوم خوابوں کی دُنیا میں بستے ہیں۔ وہ پاکستان کے دشمن ہیں"

"پاکستان کی حکومت پاکستان کے دشمنوں کو ان دشمنوں کے پانچویں کالم والوں کو اور کمیونسٹوں کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی۔

پاکستان مسلمانوں کی دس سال کی مسلسل کوششوں کا نتیجہ ہے اب اسے دشمنوں کے مکروہ منصوبوں سے بچانا مسلمانوں کا کام ہے۔ اس مقصد کیلئے مسلمانوں کو متحد ہو جانا چاہیئے"

تقریر ڈھاکہ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۸ء

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل — لاہور
مورخہ ۱۴- اپریل ۱۹۴۸ء

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ ہمارا تعلیم الاسلام ہائی سکول باقاعدگی کے ساتھ چنیوٹ میں جاری ہو چکا ہوا ہے۔ یہ سکول اس خیال سے جاری کیا گیا ہے کہ احمدی بچے دنیوی تعلیم کے ساتھ مذہبی تعلیم میں بھی درک حاصل کر سکیں جماعت احمدیہ کھڑی ہی اس لئے کی گئی ہے کہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے۔ اس لئے جہاں جماعت کے افراد کے اولین فرائض میں سے ہے۔ کہ وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اسلام اور صرف اسلام کی تبلیغ میں معروف رہیں وہاں یہ بھی نہایت اہم ہے کہ ہمارے بچے اس کام کے لئے تیار ہوں۔ جو ان کو اپنی زندگیوں میں سرانجام دینا ہے۔ اگر ہمارے بچے بھی دوسرے بچوں کی طرح صرف دنیاوی تعلیم تک ہی اپنی معلومات محدود رکھیں گے۔ تو ظاہر ہے کہ ان کی اٹھان اس نہج پر نہیں ہو سکتی۔ جس نہج پر چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ان کو مامور کیا ہے اس لئے جو احمدی احباب محض دنیاوی نقطہ نظر سے اپنے بچوں کو چنیوٹ نہیں بھیج رہے۔ وہ ہرگز جماعت کے مقاصد کے ساتھ کسی قسم کی ہمدردی نہیں ظاہر کر رہے ہیں چاہیئے کہ ہم تکالیف برداشت کر کے بھی اپنے بچوں کو اپنی تعلیم گاہ میں خاص اہتمام کے ساتھ داخل کرائیں۔ دوسری تعلیم گاہیں خواہ دنیاوی تعلیم کے لحاظ سے اس پر کتنی بھی فوقیت رکھتی ہوں۔ جو تعلیم ہم ایسی جگہوں حاصل کریں گے تماعتی لحاظ سے محض بیکار ہو جائے گی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول جو احمدی بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا واحد ضامن ہے۔ موسمی تعطیلات کے بعد ۵ مئی کو کھلے گا۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو اس عرصہ میں دوسرے سکولوں سے سارٹیفکیٹ حاصل کر کے ... چنیوٹ بھیجدیں اس میں کوتاہی ... بدقسمتی میں کوتاہی ہوگی۔

افسوسناک واقعہ

ہم نے یہ خبر کہ کرنل فیض احمد صاحب فیض ایڈیٹر اور سید احمد حسین ... صاحب پرنٹر و پبلشر پاکستان ٹائمز اور امروز ... ایک سیفٹی ... کی ماتحت گرفتار کر لیا گیا ... افسوس ... تعجب سے سنی یہ امر کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ... مسٹر ... احسن صاحب نے مقدمہ کے صحیح حالات معلوم ... رہائی کا حکم صادر کر دیا ... عدالت ... ناانصافی ... اس ... کہ ... مجسٹریٹ کے فیصلہ ... سنجیدہ تھا کہ ... نہ سکتا تھا

ہم نہیں سمجھتے کہ یہ واقعہ اور اس کا نتیجہ کسی لحاظ سے بھی صاحبان اختیار کے لئے باعث عزت افزائی ہوا ہے۔

نمائندگان مجلس مشاورت توجہ فرمائیں

مومن جب وعدہ کرتا ہے۔ اس لئے ضرور پورا بھی کرتا ہے جماعت احمدیہ کا بجٹ آمد مجلس شوریٰ میں پیش ہوتا ہے۔ جس میں تمام جماعتوں کے نمائندگان شریک ہوتے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور یہ مشورہ پیش کرتے ہیں کہ حضور اس بجٹ کو منظور فرمائیں گویا تمام نمائندگان اس امر کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اسے وہ پورا کرنے کا ذمہ لیتے ہیں۔ صدر انجمن کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس وقت تک تمام جماعتوں کے بجٹوں کے مطابق وصولی ہونی ضروری ہے نمائندگان مشاورت وہاں کے سیکرٹریان مال سے دریافت فرمالیں کہ وہ بجٹ کے مطابق مرکز میں چندہ بھجوا چکے ہیں یا نہیں۔ اور اگر کمی رہ گئی ہوں تو اسے پورا کرنے کے لئے اس ماہ کے بقیہ ایام میں خاص طور پر جدوجہد کی جائے۔ بقایاداران سے فرداً فرداً مل کر بقایاجات وصول کئے جائیں۔ اور چندہ کی تمام رقوم اختتام سال سے قبل مرکز میں بھجوادی جائیں۔ تاکہ آپ اپنے اس عہد کو جو آپ نے اپنے امام کے حضور کیا تھا پورا کرنے والے ہوں۔ اور اپنے پیارے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالیٰ سے اجر کے مستحق ہوں۔ (ناظر بیت المال)

آج کے اخبار الفضل

میں تحریک جدید کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کی موعودہ رقم ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والوں کی پہلی قسط شائع ہو رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ بقیہ بھی جلد تر شائع ہو جائیں گی۔ جن احباب نے تحریک جدید کا چندہ ابھی تک ادا نہیں فرمایا۔ وہ اس میں ادا کرنے کی کوشش فرمائیں اور پچیس سے پچاس فیصدی تک چندہ کا وعدہ کر کے ادا کرنے والے احباب بھی حضور کا ارشاد جو آج کے اخبار میں صفحہ ۱ پر ہے۔ پڑھ کر اپنے چندہ کی تفصیل ارسال فرمائیں:۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خیریت مطلوب — والد صاحبہ ... صاحب اور (۳۱) کی والدہ مائی گلاب بی بی سچانی مہاجر محلہ دار الرحمت قادیان (۲) مہنگا اور ابو کا لڑکا رحیم بخش مہاجر از موضع کھیرانوالی ضلع جالندھر ریاست کپور تھلہ (کھیوالی)

قلبِ یورپ (سوئٹزرلینڈ) میں اسلام کی نمائندگی

رپورٹ ماہ مارچ ۱۹۴۸ء

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد تحریک جدید زیورک۔ سوئٹزرلینڈ

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پہ رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار

ان مغربی ممالک کی تاریکی صرف اسلام کے سورج کے ذریعہ ہی دور ہوگی۔ یہ سورج کب طلوع کرے گا۔ اس کا علم خدا تعالے کو ہے۔ لیکن یہ بات پورے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ اس سورج کے طلوع کے بعد روشنی دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل جائیگی۔ اور کہیں تاریکی کا سایہ تک نظر نہ آئیگا۔ اسی طلوع شمس کی تیاریاں افقِ روحانیت پر ہو رہی ہیں۔ ادھر زمین پر مسیح موعودؑ کے خدام اپنے پروگرام کے مطابق کچھ کوششیں کر رہے ہیں۔ جن کی بے مائیگی کو اُن نتائج کی عظمت سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ جو خدا تعالےٰ ظاہر فرمانا چاہتا ہے۔ یہ کوششیں کس قدر ادنےٰ۔ کس قدر حقیر اور کس قدر ناچیز ہیں۔ اس کا اندازہ ذیل کی سطور سے ہو سکتا ہے:۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک روز ایک صاحب MAX AERNI ملنے کے لئے آئے۔ ان سے ایک گھنٹہ احمدیت کے متعلق گفتگو کی۔ کہنے لگے کہ یہ نہ سمجھیں کہ میں مسلمان ہو جاؤنگا۔ میں نے کہا آپ اپنے مستقبل کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ سوال یہ ہے کہ آیا اسلام صداقت ہے یا نہیں۔ اور کیا ایک سچے عیسائی کے لئے اس صداقت کو قبول کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ اگر دونوں باتوں کا جواب اثبات میں ہو تو پھر آپ کسی صورت میں بھی یہ فقرہ نہیں کہہ سکتے۔ انہیں عیسائیت میں داخل شدہ غلط عقائد کی طرف توجہ دلائی۔ وفات مسیح کا ذکر کیا اور لٹریچر بھی دیا۔

ایک روز ایک صاحب ہر شمیڈ سے ملنے گیا۔ یہ صاحب اسلام کے بہت قریب ہیں۔ کئی مہینوں سے زیر تبلیغ ہیں۔ مشن کے کاموں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ انہیں جماعت میں داخل ہونے کی اہمیت بتائی۔ ان کی بیوی بھی موجود تھیں۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ انہیں صداقت کو قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

ایک روز ایک صاحب نے جو یہاں ایک لٹریری کلب کے سکرٹری ہیں۔ گفتگو کے لئے بلایا۔ اسلام کے تمدنی احکام پر گفتگو ہوئی۔ کہنے لگے۔ موجودہ حالات میں تو ان پر عمل نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا۔ کیا آپ لوگوں کو ان "موجودہ حالات" سے اطمینان قلب حاصل ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس پر خاکسار نے تفصیل سے بیان کیا۔ کہ محض اسلامی نظام ہی حقیقی خوشی عطا کر سکتا ہے۔ شراب نوشی اور دیگر قباحتوں پر بھی گفتگو ہوئی۔

ایک روز ایک صاحب ہر رابرٹ ہوسی نے بلایا۔ ان کی بیوی بھی گفتگو میں شریک رہیں۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک ان سے باتیں ہوئیں اقتصادی مشکلات کے بارے میں انہوں نے سوال کیا۔ خاکسار نے بتایا۔ کہ اسلام ان کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ جب اس حصہ تعلیم اسلام کی تفاصیل بیان کیں۔ تو کہنے لگے کہ ان باتوں نے مجھ پر اثر کیا ہے۔ علاوہ ازیں بائیبل کے نامکمل اور قرآن کریم کے مکمل ہونے پر بھی گفتگو ہوئی۔

تبلیغی اجلاس

چوتھی تبلیغی میٹنگ اس ماہ کی ۲۵ تاریخ کو منعقد کی گئی۔ گو بوجہ ایسٹر کے زیادہ لوگ نہ آسکے۔ تاہم سنجیدہ طبع طبقہ شامل ہوا۔ علاوہ انفرادی دعوت ناموں کے اخبار میں اعلان بھی کرایا گیا۔ حاضرین کی اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل تھی جو سابقہ میٹنگ میں بھی شامل ہوئے تھے۔ یہ خوشی کی بات تھی کیونکہ یہ لوگوں کی دلچسپی پر دال ہے۔ خاکسار نے "قرآن کریم" کے موضوع پر تقریر کی۔ قرآن کریم کے محفوظ و مامون ہونے مخالفین کیطرف سے اس امر کا اعتراف کرنے۔ اختلافات سے مبرا ہونے۔ مثیل قرآن لانے سے مخالفین کا عجز۔ اور قرآن کریم کی پیشگوئیاں جو اس زمانہ میں پوری ہوئیں معنوی حفاظت کے لحاظ سے حضرت مسیح موعودؑ کی آمد اور آخر میں اختصار کے ساتھ اقتصادی نظام کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اقتصادی نظام کے موضوع پر آئندہ مفصل لیکچر ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ لیکچر کے بعد حسب معمول سوالات کا سلسلہ جاری ہوا۔ باتوں باتوں میں مسیح علیہ السلام کی طبعی وفات کا ذکر بھی چل پڑا۔ اس موضوع پر حاضرین نے لٹریچر شوق سے وصول کیا۔ مسیحؑ کے مشن کے متعلق انجیل سی بہت سے حوالے لوگوں کو نئے معلوم ہوئے۔ ایک کیتھولک کو جب یہ حوالہ دکھایا گیا کہ زمین پر کسی کو باپ مت کہو تو بہت حیران ہوا۔ سوال و جواب کا سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ آخر میں خاکسار نے بتایا کہ خدا تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کر کے اپنے اس ارادہ کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ دنیا میں اسلام کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ عیسائیت حضرت عیسیٰ کی وفات کے چھ سو سال بعد سوئٹزرلینڈ میں آئی اور وہ بھی بگڑی ہوئی شکل میں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ لوگوں کیلئے وہ باتیں جو مسیحؑ نے کہی تھیں نئی ہیں۔ کیونکہ آپ نے حقیقی عیسائیت

خطبہ نمبر ۲۶

خطبہ جمعہ

وقت ضائع کرنے سے بچو اور اسے زیادہ سے زیادہ قیمتی کاموں میں صرف کرو

ہماری جماعت کے ہر فرد کو قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے

اسلامی شعار کی پابندی کے بغیر اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکتی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ مارچ ۱۹۴۸ء بمقام کراچی

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہوگا۔ میں آج میل میں واپس جا رہا ہوں۔ یہاں قیام کے لئے مجھے اتنا تھوڑا وقت ملا ہے۔ کہ وہ بہت سے مقاصد جن کو مدنظر رکھ کر میں یہاں آیا تھا۔ انہیں میں پورے طور پر سرانجام نہیں دے سکا۔ اس میں بڑی دقت مکان کی ہے۔ اب تک یہاں رہنے کے لئے ہمیں کوئی مکان میسر نہیں آسکا۔ اگر دوست اپنے اپنے رنگ میں امیر جماعت کے مشورہ سے کوشش کرتے رہیں۔ اور کسی مکان کا انتظام ہو جائے تو ارادہ ہے کہ موقعہ ملنے پر میں پھر کراچی آؤں۔ کیونکہ بوجہ پاکستان کا مرکز ہونے کے بہت سے

اہم اور ضروری مسائل

ایسے ہیں جو کراچی میں ہی حل کئے جا سکتے ہیں۔ لاہور یا کسی اور شہر میں حل نہیں کئے جا سکتے۔

اس کے بعد میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ ایک زمانہ طفولیت کا ہوتا ہے۔ جس میں بہت سی باتیں معاف کر دینے کے قابل ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الصبی صبی ولو کان نبیاً۔ بچہ بچہ ہی ہے خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ نبی تو وہ تب بنیگا۔ جب بلغ اشدہٗ کے مطابق وہ ایسی عمر کو پہنچیگا۔ جب اس کے قوےٰ مضبوط ہو جائینگے۔ اس کی عقل کامل ہو چکی ہوگی۔ اور وہ نبوت کی ذمہ واریوں کو پورے طور پر سرانجام دینے کے قابل ہو جائیگا۔ تبھی اس پر خدا کا کلام نازل ہوگا۔ لیکن اس بلوغت سے پہلے جتنی حالتیں انسان پر گذرتی ہیں۔ وہ اس پر بھی گذرینگی وہ کھیلیگا بھی وہ کسی زمانہ میں ننگا بھی رہے گا۔ وہ ماں کا دودھ بھی پیئیگا۔ وہ چھوٹی عمر میں غذا بھی نرم نرم استعمال کریگا۔ پھر وہ چلنا پھرنا سیکھے گا۔ اس کے بعد اگر اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے پڑھائی مقدر کی ہے۔

تو بہرحال اسے پڑھنا بھی پڑے گا۔ ہاں اگر اللہ تعالےٰ کا منشاء دنیا کو یہ بتانا ہو (جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا) کہ ہم اگر چاہیں۔ تو

ایک اُمّی

کو بھی اپنے پاس سے علم دے سکتے ہیں۔ اور علم بھی ایسا کہ دنیا کے بڑے بڑے عالم اس کے سامنے اپنی گردنیں جھکانے پر مجبور ہوں۔ تو یہ اور بات ہے۔ بہرحال طفولیت کا زمانہ بہت سے امور میں معافی چاہتا ہے۔ گو وہ تربیت کا زمانہ ضرور ہوتا ہے۔ ہم اس زمانہ میں بچے کو تربیت سے آزاد نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ جو بچوں کی غلطی پر یہ کہا کرتے ہیں کہ بچہ ہے جانے دو" وہ اول درجہ کے احمق ہوتے ہیں۔ وہ جانتے ہی نہیں کہ

بچپن کا زمانہ

ہی سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ اگر اس عمر میں وہ نہیں سیکھے گا۔ تو بڑی عمر میں اس کے لئے سیکھنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔ درحقیقت اگر ہم غور کریں۔ تو بچپن کا زمانہ سب سے زیادہ سیکھنے کے لئے موزوں ہوتا ہے۔ اور اسی عمر میں اس کی تربیت

اسلامی اصول

پر کرنی چاہیئے۔ پس گو بچہ بعض اعمال کے لحاظ سے معذور سمجھا جاتا ہے۔ سیکھنے کا عمدہ زمانہ اس کی وہی عمر ہے۔ جس طرح انسان پر بچپن کا زمانہ آتا ہے۔ اسی طرح قوموں پر بھی ایک بچپن کا زمانہ آتا ہے۔ جب خدا کسی جماعت کو دنیا میں قائم کرتا ہے۔ تو کچھ عرصہ اسے سیکھنے کا موقعہ دیتا ہے مگر پھر اس پر ایک دوسرا زمانہ آتا ہے۔ جب وہ قوم بالغ ہو جاتی ہے۔ اور اس پر ویسی ہی ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں۔ جیسے بالغوں پر عائد ہوتی ہیں۔ تب بہت سی باتیں جو طفولیت میں معاف ہوتی ہیں۔ اور غلطی ہونے پر چشم پوشی سے کام لیا جاتا ہے۔ بلوغت کے زمانہ میں نہ وہ باتیں اسے معاف

ہوتی ہیں۔ اور نہ غلطی واقعہ ہونے پر اس سے چشم پوشی کا سلوک کیا جاتا ہے۔

ہماری جماعت پر بھی

بلوغت کا زمانہ

آرہا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فعل نے بتا دیا ہے کہ ہماری جماعت اب ان راستوں پر نہیں چل سکتی۔ جن پر وہ پہلے چلا کرتی تھی۔ بلکہ اب اسے وہ راستہ اختیار کرنا پڑیگا۔ جو

قربانی اور ایثار

کا راستہ ہے۔ اور جس پر چلے بغیر آج تک کوئی قوم بھی کامیاب نہیں ہوئی۔ ہندوستان میں احمدیوں کی آبادی کا زیادہ تر حصہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ ستر فی صدی حصہ پنجاب میں تھا۔ اب چونکہ مشرقی پنجاب کے مسلمان بھی ادھر آچکے ہیں۔ اس لئے اب اسی فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ حصہ ہماری جماعت کے افراد کا پاکستان میں آچکا ہے۔ اور بوجہ آزاد گورنمنٹ کا ایک حصہ ہونے کے ان پر بھی ویسی ہی ذمہ واریاں عائد ہیں۔ جیسی آزاد قوموں پر عائد ہوتی ہیں۔ یہ امر ظاہر ہے کہ آزاد قوموں کو جنگ بھی کرنی پڑتی ہے۔ یہ تو نہیں کہ جنگ کے اعلان پر وزیر جاکر لڑا کرتے ہیں۔ یا سیکرٹری جا کر لڑا کرتے ہیں۔ بہرحال افراد ہی لڑا کرتے ہیں۔ اور اگر کسی ملک کے افراد اپنی ذمہ واری کو نہ سمجھیں تو جنگ میں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

جنگ میں کامیابی

حاصل کرنے کے لئے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہوتا ہے۔ کہ افراد میں قومیت کا احساس ہو۔ اگر لڑنے والے افراد میں قومیت کا احساس نہیں ہوگا۔ تو لازماً ان میں کمزوری پیدا ہوگی۔ اور یہ کمزوری ان کی کامیابی میں حائل ہو جائے گی۔ پس بوجہ اس کے کہ اسی بلکہ پچاسی فیصدی احمدی

آزاد اسلامی حکومت

میں آگئے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اب وہ پورے طور پر اپنے اندر تغیر پیدا کریں۔ تاکہ اگر ملک اور قوم کے لئے کوئی خطرہ درپیش ہو۔ تو وہ اس وقت قربانی اور ایثار کا نمونہ دکھا سکیں۔ اور اس طرح ملک کی کامیابی کی صورت پیدا کر دیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ملکی دفاع کے لئے ہر فرد پر ذمہ واری ہوتی ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض بعض انسانوں اور جماعتوں کو

لیڈر بننے کی توفیق

عطا کی جاتی ہے۔ اگر لیڈر آگے آجاتے ہیں۔ تو ساری قوم ان کے پیچھے چل پڑتی ہے۔ اور اگر لیڈر آگے نہیں آتے۔ تو قوم میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ لیڈر بعض دفعہ افراد ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ قومیں ہوتی ہیں۔ وہ قومیں ایسی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں۔ کہ لوگ ہر اہم موقع پر ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ کیا کر رہی ہیں۔ ہماری جماعت کی بھی خواہ لوگ کتنی مخالفت کریں۔ اسے ایسی پوزیشن ضرور حاصل ہو گئی ہے۔ کہ لوگ ہماری جماعت کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور وہ اس جستجو میں رہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ اگر

آئندہ آنے والے خطرات کا مقابلہ

کرنے کے لئے ہماری جماعت ہر وقت آمادہ رہیگی اور پاکستان کو جب کوئی خطرہ پیش آیا۔ وہ سب سے بڑھ کر اس کے لئے قربانی کرے گی۔ تو لازمی طور پر دوسرے مسلمان بھی ہماری جماعت کی نقل کرنے کی کوشش کریں گے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اور اس طرح لوگوں کو بتائیں۔ کہ

ملک اور قوم کی خدمت

کے معاملہ میں ہم جماعت احمدیہ کے افراد سے پیچھے نہیں بلکہ آگے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ملک کو فائدہ پہنچ جائیگا۔ چاہے وہ ایسا طریق ہمارے بغض کی وجہ سے اختیار کریں یا رشک کی وجہ سے کریں یا مقابلہ کی خواہش کی وجہ سے کریں۔ بہرحال جتنے لوگ آگے آئینگے اتنا ہی یہ امر ملک کے لئے مفید اور بابرکت ہوگا۔ پس جماعت کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنی چاہئیں۔ مگر ذمہ داریوں کا احساس آپ ہی آپ پیدا نہیں ہو جاتا۔ اس کے لئے پہلے اپنی ذہنیت میں تغیر پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جب تک وہ ذہنیت پیدا نہ ہو۔ اس وقت تک لوگوں کا وجود نفع رساں نہیں ہو سکتا۔ اس ذہنیت کو پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے

پہلی چیز

جس کی طرف توجہ کرنا ہر شخص کیلئے ضروری ہے۔ وقت کی قیمت کا احساس ہے۔ ہمارے ملک میں لوگوں کو وقت ضائع کرنے کی عام عادت ہے۔ بازار میں چلتے ہوئے کوئی شخص مل جائے تو السلام علیکم کہہ کر اس سے گفتگو شروع کر دیں گے۔ اور پھر وہ دو دو گھنٹہ تک کرتے چلے جائیں گے۔ میں ایک دفعہ شملہ گیا۔ ایک سکھ رئیس جو اس قسم کی عادت رکھتے تھے ایک انگریز کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ مجھے دیکھ کر جھٹ میرے پاس آ گئے اور کہنے لگے مرزا صاحب آپ کہاں؟ میں نے کہا تبدیلی آب وہوا کے لئے یہاں آیا ہوں۔ ان کے دادا اور ہمارے دادا مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کے زمانہ میں اکٹھے جرنیل رہے تھے۔ اس لئے وہ میرے پرانے واقف تھے۔ میں اس وقت ابھی شملہ میں آیا ہی تھا۔ اور مجھے مستورات کے آرام اور ان کی رہائش وغیرہ کا انتظام کرنا تھا۔ قافلہ بھی ساتھ تھا اور ضرورت تھی کہ فوری طور پر ہمیں فارغ کیا جاتا۔ وہ خود بھی کہنے لگے اچھا میں کسی دوسرے وقت حاضر ہونگا۔ مگر اس کے معاً بعد انہوں نے ایک سوال کر دیا جس کا مجھے جواب دینا پڑا۔ اس کے بعد انہوں نے

دوسرا سوال

کر دیا۔ دوسرا سوال ختم ہوا تو تیسرا کر دیا یہاں تک کہ ڈیڑھ دو گھنٹے صرف ہو گئے۔ ان کی گفتگو کو لمبا ہوتے دیکھ کر انگریز بھی چلا گیا اور قافلہ بھی میری انتظار میں ہی ہو گیا۔ مگر انہوں نے مجھے شام کے قریب چھوڑا اور چھوڑا بھی یہ کہہ کر کہ اچھا پھر بات کریں گے۔ اسی طرح ایک دفعہ میں کلو کے ڈاک بنگلہ میں ٹھہرا ہوا تھا شام کے وقت مستورات کے ساتھ باہر سیر کے لئے نکلا کہ ڈاک بنگلہ کے برآمدہ میں مجھے وہی سکھ رئیس مل گئے۔ میں نے مستورات سے کہا اب تم جاؤ مجھے یہاں سے جانا نصیب نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا آپ کو کس طرح پتہ لگا۔ میں نے کہا میں اس شخص کو جانتا ہوں۔ مجھ میں

طاقت ہی نہیں کہ اب ہل سکوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے آپ کہاں؟ مجھے آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا۔ مگر اب غالباً آپ کو فرصت نہ ہو۔ اس لئے پھر ملونگا۔ لیکن اتنا کہہ کر وہ بیٹھ گئے اور

رات کے گیارہ بجے تک

باتیں کرتے چلے گئے۔ یہ میں نے ایک خاص مثال دی ہے ورنہ گو اس حد تک تو نہیں لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارا ہندوستانی بھائی وقت کو ضائع کرنا کچھ بھی برا نہیں سمجھتا۔ میں اس کے لئے آپ لوگوں کو ایک موٹا طریق بتاتا ہوں۔ اگر آپ لوگ اسے اختیار کر لیں تو یقیناً آپ سمجھ سکیں گے کہ آپ اپنے وقت کا بہت بڑا حصہ غیر ضروری بلکہ لغو باتوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ وہ طریق یہ ہے کہ چند دن آپ اپنے روزمرہ کے کام کی ڈائری لکھیں جس میں یہ ذکر ہو کہ میں فلاں وقت اٹھا پہلے میں نے فلاں کام کیا پھر فلاں کام کیا دن کو تین حصوں میں تقسیم کر لیں اور حصہ کے ختم ہونے پر ۵۔۱۰ منٹ تک نوٹ کریں کہ آپ اس عرصہ میں کیا کرتے رہے ہیں۔ اس طرح آٹھ دس دن مسلسل ڈائری لکھنے کے بعد دوبارہ اپنی ڈائری پر نظر ڈالیں اور نوٹ کریں کہ ان میں سے کون کون سے کام غیر ضروری تھے۔ اس کے بعد آپ اندازہ لگائیں کہ روزانہ ۲۴ گھنٹوں میں سے کتنا وقت آپ نے ضروری کاموں میں صرف کیا اور کتنا غیر ضروری کاموں میں صرف کیا اگر آپ ایسا کریں گے۔ تو آپ بہت جلد یہ

اندازہ لگا سکیں گے

کہ آپ کی بہت سی زندگی رائگاں چلی جا رہی ہے زیادہ عرصہ نہیں صرف آٹھ دس دن ایسا کرنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جن کاموں کو آپ بوجھ محسوس کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ گھنٹہ گھنٹہ بھر یہی کہتے چلے جاتے ہیں کہ مر گئے بہت بڑا بوجھ آ پڑا ہے ذرا بھی فرصت نہیں ملتی۔ ان کاموں میں آپ بہت تھوڑا وقت صرف کرتے ہیں اور اکثر حصہ لغو کاموں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ پس ایک تو یہ تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو کہ وقت ضائع کرنے سے بچو اور اسے زیادہ سے زیادہ قیمتی کاموں میں صرف کرنے کی کوشش کرو

دوسری چیز

جس کی میں جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں۔ بلکہ اصل میں تو یہ پہلی نصیحت ہونی چاہئے تھی وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے ہر فرد کو قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہماری ساری ضرورتیں قرآن کریم سے پوری ہو سکتی ہیں۔ اور یہ ایک ایسی قطعی اور یقینی حقیقت ہے جس میں کسی شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ آپ لوگ میرے مرید ہیں اور مرید کی نگاہ میں اپنے پیر کی ہر بات درست ہوتی ہے [illegible]

تو وہ کہتا ہے سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی گئی ہے پس آپ لوگوں کا سوال نہیں کہ آپ میرے متعلق کیا کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں غیروں کا میرے متعلق کیا تجربہ ہے۔ غیر احمدیوں کی کوئی مجلس ہو۔ خواہ پروفیسروں کی ہو۔ خواہ سائنس کے ماہرین کی ہو خواہ علم الاقتصاد کے ماہرین کی ہو میرے ساتھ

مختلف دنیوی علوم

سے تعلق رکھنے والے افراد نے جب بھی بات کی ہے۔ انہوں نے محسوس کیا ہے کہ میرے ساتھ گفتگو کر کے انہوں نے اپنا وقت ضائع نہیں کیا۔ بلکہ فائدہ ہی اٹھایا ہے۔ کثرت کے ساتھ ہر طبقہ کے لوگ مجھ سے ملتے رہتے ہیں۔ مگر ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے میری علمی برتری اور فوقیت کو تسلیم نہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ بڑے بڑے ماہر نفسیوں کو بھی میں نے دیکھا ہے مجھ سے گفتگو کر کے وہ یہی محسوس کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے فائدہ اٹھایا ہے۔ یوں میری تعلیم کے متعلق جب وہ مجھ سے سوال کرتے ہیں مجھے تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ میں نے پرائمری بھی پاس نہیں کی۔ لیکن جب علمی رنگ میں گفتگو شروع ہو۔ تو انہیں میری علمی فوقیت کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ایک ایم اے ایل ایل بی یا ایک فلاسفر یا ایک ڈاکٹر یا ایک فوج کا ماہر بعض دفعہ وہ کچھ بیان نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ میری زبان سے بیان کروا دیتا ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ ان کے علم کا منبع زید اور بکر کی کتابیں ہیں۔ لیکن میرے سامنے علم کا منبع

خدا تعالیٰ کی کتاب

ہے۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ قرآن کریم کو دوسرے لوگوں کی عینک لگا کر پڑھتے ہیں۔ اور چونکہ وہ اس مفسر یا اُس مفسر کی عینک لگا کر قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ اس لئے ان کی نظر قرآنی معارف کی تہہ تک نہیں پہنچتی۔ وہ وہیں تک دیکھتے ہیں۔ جہاں تک اس مفسر نے دیکھا ہوتا ہے۔ لیکن مجھے خدا تعالیٰ نے شروع سے یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کے کلام کو کبھی انسان کی عینک سے نہیں دیکھا۔ جس دن سے میں نے قرآن کریم پڑھا ہے۔ میں نے یہ سمجھ کر نہیں پڑھا کہ مجھے یہ قرآن رازی کی معرفت ملا ہے یا علامہ ابوحیان کی معرفت ملا ہے یا ابن جریر کی معرفت ملا ہے۔ بلکہ میں نے یہ سمجھ کر اسے پڑھا ہے کہ مجھے یہ قرآن

براہ راست

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے بیشک واسطہ بنایا ہے۔ لیکن مجھے اس نے خود مخاطب کیا ہے اور جب اس نے مجھے خود مخاطب کیا ہے تو معلوم ہوا کہ میرے سمجھنے کے لئے اس نے تمام سامان اس میں رکھ دیا ہے۔ اگر سامان نہ ہوتا تو مجھے مخاطب ہی نہ کرتا۔ اس رنگ میں قرآن کریم کو پڑھنے کی وجہ سے جو فائدہ میں نے اٹھایا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اور کسی نے نہیں اٹھایا۔ کیونکہ میں نے اپنے تصور میں خدا تعالیٰ کو اپنے سامنے بٹھا کر اس سے قرآن کریم پڑھا ہے۔ اور دوسرے لوگوں نے انسانوں سے قرآن کریم کو پڑھا ہے اسی لئے مجھے قرآن کریم سے وہ علوم عطا ہوتے ہیں۔ جو دوسروں کو عطا نہیں ہوتے۔ اور اسی وجہ سے ہر علم والے پر اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی دیتا چلا آیا ہے۔ اکثر دفعہ ایسا ہوا ہے کہ فریق مخالف نے مجھ سے گفتگو کر کے تسلیم کیا ہے کہ وہی بات درست ہے جو میں پیش کر رہا ہوں اور اگر کوئی ضدی بھی تھا تو بھی وہ میری برتری کلام کا انکار نہیں کر سکا۔ غرض قرآن کریم میں ایسے علوم موجود ہیں جو دوسری کتب میں نہیں۔ پھر یہ کیسی بدقسمتی ہوگی کہ ہمارے گھر میں تو خزانہ پڑا ہو اور ہم دوسروں سے پیسہ پیسہ مانگ رہے ہوں۔ ہمارے گھر میں

سونے کی کان

پڑی ہو اور ہم دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کر رہے ہوں۔ قرآن کریم کی موجودگی میں دوسروں سے علم حاصل کرنے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خزانہ رکھنے والا دوسروں سے ایک پیسہ مانگنے لگ جائے۔ پس قرآن کریم پڑھنے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرو۔ اس کے لئے کسی لمبے غور اور فکر کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے ایسے علوم عطا فرمائے ہیں۔ جن سے بہت آسانی کے ساتھ لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں انہیں چاہئے کہ میری کتابیں پڑھیں۔ ان سے بہت جلد وہ قرآنی علوم سے آگاہ ہو جائینگے ہو سکتا ہے کہ اس موقعہ پر کسی شخص کے دل میں یہ سوال پیدا ہو کہ ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ میں نے رازی کی معرفت قرآن کریم نہیں پڑھا میں نے ابوحیان اور ابن جریر کی عینک لگا کر قرآن کریم پر غور نہیں کیا بلکہ خدا تعالیٰ کے کلام کو خدا تعالیٰ کے کلام کی عینک لگا کر پڑھا ہے اور اب آپ کہہ رہے ہیں کہ دوسروں کو میری کتابیں پڑھنی چاہئیں۔

اس فرق کی کیا وجہ ہے؟

اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ علامہ رازی ابوحیان اور ابن جریر وغیرہ نے ایسی طرز پر قرآن کریم کی تفسیر کی ہے کہ وہ زیادہ تر غیر متعلق علوم کی طرف چلے گئے ہیں مغز کی طرف نہیں گئے۔ لیکن میری تفسیر ایسی ہے۔ جس میں صرف مغز کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لئے ہمارے علوم کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی معرفت انسان کو جلد حاصل ہوتی ہے خود ایک مسلمان عالم کا قول ہے کہ کل شیءٍ فی تفسیر الرازی الا تفسیر القرآن یعنی تفسیر رازی میں ہر قسم کے علوم پائے جاتے ہیں۔

سوائے قرآن کریم کی تفسیر کے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ کہیں صرف کی طرف چلے گئے ہیں۔ کہیں نحو کی طرف چلے گئے ہیں۔ کہیں دوسرے ظاہری علوم کی طرف چلے گئے ہیں۔

قرآن کریم کا جو اصل مغز

تھا۔ اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک حد تک صرفی اور نحوی باتیں ہماری تفسیر میں بھی موجود ہیں۔ مگر اسی حد تک جس حد تک کسی آیت کی تفسیر کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ ورنہ بیشتر حصہ ہماری تفسیر میں وہی ہوتا ہے۔ جو مطلوب اور مقصود ہوتا ہے۔ ضمنی باتیں بہت کم ہوتی ہیں۔ اور اگر ان کا ذکر کرنا ہی پڑے۔ تو اسی قدر کیا جاتا ہے۔ جس کے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک بچہ ہے۔ اگر ہم اسے اتنا سکھا دیتے ہیں۔ کہ ماں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ ماں کی طرف متوجہ ہو جائے گا۔ اور جب اسے دودھ کی ضرورت محسوس ہوگی۔ وہ اپنی والدہ کو ماں کہہ کر بلا سکے گا۔ اتنا حصہ تو بہرحال ضروری ہے۔ لیکن اگر ہم یہ بحثیں شروع کر دیں۔ کہ تمہاری ماں کس خاندان سے ہے۔ اور اس کا رشتہ تمہارے باپ سے کس طرح ہوا۔ لڑکی کے ماں باپ نے کس طرح مخالفت کی اور پھر بعد میں یہ کس طرح رشتہ دینے پر رضامند ہوئے۔ مہر کے کیا اصول ہیں

عائلی زندگی

کو بہتر بنانے کے کیا طریق ہیں۔ تو ہمارا اپنا وقت بھی ضائع ہوگا۔ اور بچہ کی سمجھ میں بھی کچھ نہیں آئے گا غالباً "اماں" کا لفظ سکھانا تو ضروری ہے۔ اگر ہم اسے یہ لفظ نہیں سکھائیں گے۔ تو وہ اپنی ماں کو بلا نہیں سکے گا۔ لیکن اور تشریحات کی اسے ضرورت نہیں ہوگی۔ اسی طرح وہ دنیوی علوم جو قرآن کریم سمجھنے کے لئے لازمی طور پر ضروری ہیں۔ ان کو ایک حد تک ہم بھی پیش کرتے ہیں۔ لیکن اصل چیز جو ہماری تفسیر میں نظر آئیگی وہ یہی ہوگی۔ کہ فلاں آیت کا پہلی آیت سے کیا جوڑ ہے۔ اس آیت کا پچھلی آیت سے کیا تعلق ہے۔ سارے رکوع کا آپس میں کیا جوڑ ہے۔ ایک سورۃ کا دوسری سورۃ سے کیا تعلق ہے۔ پھر ساری سورتیں ملکر کیا مضمون پیدا کرتی ہیں۔ کونسے امتیازی نشانات قرآن کریم کو حاصل ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کو کیوں نازل کیا۔ اور اسے

دوسرے مذاہب کی کتب

کے مقابلہ میں کیا فوقیت حاصل ہے۔ یہ مضامین ایسے ہیں۔ کہ جب انسان ان پر غور کرتا ہے۔ تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا نور عطا ہوتا ہے۔ جس سے دنیا کے تمام علوم کو سمجھنے کا ملکہ اس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ قرآن کریم میں فلسفہ کی وہ تمام تشریحات موجود ہیں۔ جو فلسفی بیان کرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ قرآن کریم میں سائیکالوجی کے وہ تمام اصول موجود ہیں۔ جو علم النفس کے ماہرین پیش کرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ قرآن کریم میں قانون کے وہ تمام اصول بیان ہیں۔ جو علم قانون کے ماہرین نے بیان کئے ہیں۔ لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ قرآن کریم نے عقلی طور پر ایسے اصول بیان کر دیئے ہیں۔ کہ اگر ان کو سمجھ لیا جائے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ

دنیا کے تمام علوم

ہم نے پڑھے ہوئے ہیں۔ پس قرآن کریم کو پڑھو اور اس پر غور کرو۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لٹریچر بھی موجود ہے اور پھر میری تفسیر اور مضامین بھی ہیں۔ ان کو بار بار پڑھو اور اس قدر قرآن کو اپنے اندر داخل کر لو۔ کہ تمہارے سارے علوم قرآنی بن جائیں۔ اور تم دنیوی علوم کے بھی استاد بن جاؤ۔

تیسری بات

جس کی میں جماعت کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے افراد اپنے عمل میں درستی پیدا کریں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں جن کے چھوڑنے میں کوئی بھی دقت نہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی تک ایسی باتوں کو ہماری جماعت کے افراد نہیں چھوڑ سکے۔ مثلاً ڈاڑھی رکھنا ہے۔ میں دیکھتا ہوں ہماری جماعت میں ایسے کئی لوگ موجود ہیں۔ جو ڈاڑھی نہیں رکھتے حالانکہ اس میں کونسی دقت ہے۔ آخر ان کے باپ دادا ڈاڑھی رکھتے تھے یا نہیں۔ اگر رکھتے تھے تو پھر اگر وہ بھی ڈاڑھی رکھ لیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ پھر باپ دادا کو جانے دو۔ سوال یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈاڑھی رکھتے تھے یا نہیں۔ اگر رکھتے تھے تو آپ کی طرف منسوب ہونے والے افراد کیوں ڈاڑھی نہیں رکھ سکتے۔ مجھ سے ایک دفعہ ایک نوجوان نے بحث شروع کر دی۔ کہ ڈاڑھی رکھنے میں فائدہ کیا ہے۔ وہ میرا عزیز تھا۔ اور ہم کھانا کھا کر اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ اور چونکہ فراغت تھی۔ اس لئے بڑی دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ جب میں نے دیکھا۔ کہ وہ کج بحثی کر رہا ہے۔ تو میں نے اسے کہا میں مان لیتا ہوں کہ ڈاڑھی رکھنے میں کوئی فائدہ نہیں آخر تم مجھ سے یہی منوانا چاہتے ہو۔ سو میں مان لیتا ہوں کہ ڈاڑھی رکھنے میں کوئی فائدہ نہیں۔ اس پر وہ خوش ہوا۔ کہ آخر اس کی بات تسلیم کر لی گئی ہے۔ میں نے کہا میں تسلیم کر لیتا ہوں کہ اگر میں ڈاڑھی میں کوئی خوبی نہیں مگر تم بھی ایک بات مان لو اور وہ یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات مان لینے میں

ساری خوبی

ہے۔ بے شک ڈاڑھی رکھنے میں کوئی بھی خوبی نہ ہو۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات مان لینے میں ساری خوبی ہے۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ ڈاڑھی رکھو۔ تم بے شک سمجھو کہ یہ چیز ہر رنگ میں مضر اور بے فائدہ ہے۔ مگر کیا بیسیوں مضر چیزیں ہم اپنے دوستوں کی خاطر اختیار نہیں کر لیا کرتے۔ اول تو مجھے ڈاڑھی رکھنے میں کوئی ضرر نظر نہیں آتا۔ لیکن سمجھ لو کہ یہ مضر چیز ہے۔ پھر بھی جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں۔ کہ ڈاڑھی رکھو۔ تو ہماری خوبی آیا اسی میں ہے۔ کہ ہم ڈاڑھی نہ رکھیں۔ یا اس میں ہے کہ ڈاڑھی رکھیں۔ آخر ایک شخص کو ہم نے اپنا آقا اور سردار تسلیم کیا ہوا ہے۔ جب ہمارا آقا اور سردار کہتا ہے۔ کہ ایسا کرو تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے حکم کے پیچھے چلیں۔ خواہ اس کے حکم کی ہمیں کوئی بھی حکمت نظر نہ آئے

صحابہ رض کو دیکھو

ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا عشق تھا۔ ڈاڑھی کے متعلق تو ہم دلیلیں دے سکتے ہیں۔ اور ڈاڑھی رکھنے کی معقولیت بھی ثابت کر سکتے ہیں۔ لیکن صحابہ بعض دفعہ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بات سنکر اس پر عمل کرنے کے لئے بے تاب ہو جاتے کہ بظاہر اس کی معقولیت کی کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہوتی تھی۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تقریر فرما رہے تھے۔ کہ آپ نے کناروں پر کھڑے ہوئے لوگوں کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رض اس وقت گلی میں سے آ رہے تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ الفاظ ان کے کانوں میں بھی پڑ گئے۔ اور وہ وہیں گلی میں بیٹھ گئے۔ اور بچوں کی طرح گھسٹ گھسٹ کر انہوں نے مسجد کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ ایک دوست ان کے پاس سے گزرے تو انہیں کہنے لگے

عبداللہ بن مسعود رض

تم اتنے معقول آدمی ہو کر یہ کیا کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا ابھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز میرے کان میں آئی تھی کہ بیٹھ جاؤ۔ اس پر میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب آپ سے تو نہیں تھا۔ انہوں نے تو یہ بات ان لوگوں سے کہی تھی۔ جو مسجد میں آپ کے سامنے کھڑے تھے۔ عبداللہ بن مسعود نے کہا تم ٹھیک کہتے ہو۔ بے شک آپ کا یہی مطلب ہوگا۔ لیکن مجھے یہ خیال آیا کہ اگر میں مسجد پہنچنے سے پہلے پہلے مر گیا۔ تو ایک بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بغیر عمل کے رہ جائے گی۔ اس لئے میں گلی میں ہی بیٹھ گیا۔ تا کہ آپ کے حکم پر عمل کرنے کا ثواب حاصل کر سکوں۔

یہ ایمان ہے جو صحابہ کے اندر پایا جاتا تھا۔ اور یہی ایمان ہے جو انسان کی نجات کا باعث بنتا ہے ہمیشہ انسان کو یہ عادت اختیار کرنی چاہیئے۔ کہ یا تو وہ کسی بات کو مانے یا نہ مانے۔ دو خیالوں سے کبھی نجات پیدا نہیں ہو سکتی۔ نجات ہمیشہ یکجہتی سے پیدا ہوتی ہے۔ یا تو ہمارے لئے ابھی یہ فیصلہ کرنا باقی ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا نہیں۔ اگر یہ فیصلہ کرنا باقی ہے۔ تو میں تمہیں کہوں گا۔ ابھی ٹھہر جاؤ اور سوچو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا نہیں۔ میں اس پر اعتراض نہیں کرتا۔ میں خود جبکہ ابھی بچہ تھا ایک دفعہ سوچنے لگا۔ کہ آیا حضرت مرزا صاحب واقعہ میں سچے ہیں یا نہیں۔ اور میں نے فیصلہ کیا کہ اگر مجھ پر یہ ثابت ہو گیا۔ کہ آپ سچے نہیں۔ تو پھر میں اس گھر میں داخل نہیں ہونگا۔ بلکہ کہیں باہر نکل جاؤنگا۔ حالانکہ اس وقت میری عمر صرف ۱۱ سال تھی پس میں تمہارا حق بھی تسلیم کرتا ہوں۔ تم کہہ سکتے ہو کہ ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہیں یا نہیں۔ تم کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے جو دعویٰ کیا ہے اس میں وہ سچے ہیں یا نہیں۔ بلکہ تمہارا یہ بھی حق ہے۔ کہ تم سوچو جس

خلیفہ کے ہاتھ پر

تم نے بیعت کی ہے یہ سچا ہے یا نہیں۔ اگر کوئی شخص بنی نوع انسان کو اس فیصلہ کا اختیار دینے سے انکار کرتا ہے۔ تو وہ دنیا میں منافقت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ دنیا میں جہالت پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ دنیا میں بے ایمانی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ بلکہ لوگوں کا یہ بھی حق ہے کہ وہ سوچیں کہ آیا کوئی خدا ہے یا نہیں۔ مگر جب فیصلہ ہو جائے کہ خدا ہے جب فیصلہ ہو جائے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہیں۔ تو پھر کسی کا کوئی حق نہیں رہتا۔ کہ وہ کہے میں یوں کرونگا۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ زیادہ مناسب ہے۔ اسے وہی کچھ کرنا پڑے گا۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ آپ لوگ بھی ایک دفعہ فیصلہ کریں کہ اس دنیا کا کوئی خدا ہے یا نہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں یا نہیں۔ اگر ثابت ہو جائے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو جس طرح بھیڑیں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی چلی جاتی ہیں۔ تمہارا بھی فرض ہے کہ خواہ کوئی بات تمہیں بری لگے یا اچھی۔ لوگ ہنسی اور ٹھٹھا کریں۔ یا تعریف۔ تم وہی کچھ کرو۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ میں کہتا ہوں۔ ڈاڑھی رکھنا تو کوئی چیز ہی نہیں۔ تم

ہندو قوم

کو دیکھو ہولی میں وہ ایک دوسرے پر رنگ پھینکتے ہیں۔ اور ہر سال ایسا کرتے ہیں بھلا اس میں کونسی معقولیت پائی جاتی ہے۔ مگر بڑے بھی اور چھوٹے بھی سب کے سب اس میں حصہ لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ تو وہ وائسرائے کے گھر بھی جا پہنچے۔ یہ کتنی لغو حرکت ہے۔ جو ہندو قوم کرتی ہے۔ مگر وہ قوم اس کی پرواہ نہیں کرتی اور اس لئے پرواہ نہیں کرتی۔ کہ کہتی ہے۔ یہ ہمارے مذہب کا حکم ہے۔ حالانکہ ان کا مذہب کیا ہے

نہ دینیات کے متعلق اس میں کوئی تعلیم ہے۔ نہ معاشیات کے متعلق اس میں کوئی تعلیم ہے نہ اقتصادیات کے متعلق اس میں کوئی تعلیم ہے نہ سیاسیات کے متعلق اس میں کوئی تعلیم ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ صرف رسم و رواج کا مجموعہ ہے۔ پھر بھی وہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ لوگ دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں کہیں قمیص پر رنگ پڑا ہوا ہوتا ہے کہیں پاجامے پر رنگ پڑا ہوا ہوتا ہے۔ کہیں بوٹ پر رنگ پڑا ہوا ہوتا ہے اور اچھا بھلا آدمی ایک مضحکہ خیز چیز بنا ہوا ہوتا ہے۔ مگر وہ ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے اور اپنے مذہب کے حکم پر عمل کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ وہ لوگ تو اپنی لغو بات پر جس میں کوئی بھی معقولیت نہیں۔ جس میں کوئی بھی نفع نہیں عمل کرتے چلے جاتے ہیں اور ہم لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے جس میں

نفع ہی نفع

ہے اور فائدہ ہی فائدہ ہے۔ داڑھی میں اگر اور نہیں تو کم از کم قومی شعار تو ہے مگر یہ قومی شعار بھی اختیار نہیں کیا جاتا۔ اور اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہوئے اس کی بدنامی کا باعث بنا جاتا ہے۔ انہی چیزوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے مسلمان ہمیشہ ذلت کی زندگی بسر کرتے رہے ہیں۔ اب تو انگریز چلا گیا۔ مگر جب وہ تھا۔ اس وقت بھی فوج میں وہ سکھ کو داڑھی رکھنے دیتا تھا۔ مگر مسلمان کو نہیں اور اس کی وجہ یہی تھی کہ سکھوں میں سے ہر ایک داڑھی رکھتا تھا۔ مگر مسلمانوں میں سے ہر ایک داڑھی نہیں رکھتا تھا۔ اس وجہ سے اگر کوئی مسلمان فوج میں داڑھی رکھتا تو اسے سزا دی جاتی تھی۔ گویا ایک شخص جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا چاہتا تھا۔ اسے مسلمان اپنے بدعملی کی وجہ سے انگریز کے ہاتھوں سے سزا دلواتے تھے۔ کہ کیوں اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اور کیوں ہماری طرح اس نے داڑھی منڈوا کر نہیں رکھی یہ

کتنا بڑا فرق

ہے جو سکھوں اور مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ میں اس قوم کو وحشی بھی کہتا ہوں۔ میں اس قوم کو جوشیلا بھی کہتا ہوں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ ان میں ایک چیز ایسی ہے جو مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ اور وہ یہ کہ انگریز آئے اور چلے بھی گئے۔ مگر سکھ اپنے گوروؤں کی رکھوائی ہوئی داڑھی کو انگریز کے ہاتھوں سے سلامت لے گئے۔ سکھ گوروؤں کی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں حیثیت ہی کیا ہے۔ مگر ایک سکھ جس طرح فخر سے اپنی گردن اونچی کر سکتا ہے۔ مسلمان اپنی گردن اونچی نہیں کر سکتا۔ انگریز آئے تو مسلمان بھی اسی طرح داڑھی رکھتے تھے۔ جس طرح سکھ داڑھی رکھتے تھے مگر جب سو سال کے بعد انگریز چلے گئے۔ تو سکھ اپنے گوروؤں کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی داڑھیوں کو بچا کر لے گئے۔ مگر مسلمان اپنی داڑھیوں کو نہ بچا سکے یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ

ہزاروں اسلامی شعار

ایسے ہیں جو ایک ایک کر کے مسلمانوں نے چھوڑ رکھے ہیں کراچی میں مجھ سے قسم قسم کے لوگ ملنے کے لئے آتے رہے ہیں آج ہی ایک آئی سی ایس افسر مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو انہوں نے بتایا کہ میں فلاں مجلس میں شریک ہؤا تو مجھے یہ دیکھکر سخت تعجب ہؤا کہ مسلمان کثرت سے شراب پی رہے ہیں۔ حالانکہ اب تو انگریز جا چکا ہے۔ اور مسلمانوں کی اپنی آزاد حکومت قائم ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک شعار اسلامی کی پابندی نہیں کی جائے گی اسوقت تک اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکے گی۔ وہ شخص جو آپ محمد رسول اللہ صلے اللہ وسلم کی ہتک کرتا ہے۔ اس کا کیا حق ہے کہ وہ دشمن سے یہ کہے۔ کہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کر۔ جو آپ کسی بزرگ کا ادب کرتا ہے وہ تو دوسرے سے کہہ سکتا ہے کہ تو بھی فلاں بزرگ کا ادب کر لیکن جو آپ ادب نہیں کرتا وہ دوسرے کو کس منہ سے کہہ سکتا ہے کہ وہ اس کا

ادب اور احترام

کرے۔ چونکہ مسلمان خود عمل کرنے میں ہمیشہ غفلت سے کام لیتا ہے۔ اس لئے اور لوگ بھی اس کی اس کمزوری کو خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کو زبردستی شراب پلانے کے واقعات مل جائینگے۔ مگر سکھوں کو زبردستی گائے کھلانے کے واقعات نظر نہیں آئیں گے۔ کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ مسلمان اس زبردستی پر برا نہیں منائے گا۔

پس تیسری بات جس کی طرف میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم ہر قسم کے اسلامی احکام کو قائم کرو۔ اور ایسا نمونہ پیش کرو جو لوگوں کو خود بخود عمل کی تحریک کرنے والا ہو۔ شیعہ ہو سنی ہو کوئی ہو۔ ہر ایک کے پاس جاؤ اور اسے منت سے سماجت سے ادب سے محبت سے کہو اور بار بار کہو کہ یہ اسلامی حکم ہے میرا نہیں۔ آپ کو اگر حضرت مرزا صاحب سے مخالفت ہے تو کیجئے مخالفت۔ اگر احمدیت کو آپ جھوٹا سمجھتے ہیں تو کہئے جھوٹا۔ مگر یہ حکم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ میرا یا کسی اور کا نہیں۔ اس لئے

اس حکم پر عمل

خود آپ کے لئے بھی ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ کسی اور کے لئے۔ میں نے گذشتہ ایام میں جہلم میں ایک تقریر کی جس میں مسلمانوں کو نصیحت کی کہ انہوں نے جو پاکستان مانگا تھا وہ اس لئے مانگا تھا۔ کہ وہ اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدن کو آزادانہ طور پر قائم کر سکیں اب جبکہ پاکستان قائم ہو چکا ہے۔ کم از کم پانچ وقت کی نماز ہی مسلمان مسجد میں آکر ادا کرنا شروع کر دیں۔ اگر وہ پانچوں وقت نماز بھی نہیں پڑھتے تو پاکستان مانگ کر انہوں نے کیا لیا اس پر ایک شخص نے پریذیڈنٹ کو رقعہ لکھا۔ کہ میں والنٹیرز کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ بعد میں مجھے موقعہ دیا جائے۔ چنانچہ بعد میں اسے بولنے کا موقعہ دیا گیا۔ اتفاق سے پریذیڈنٹ ایک ایسے دوست تھے۔ جو احمدیت کے مخالف رہے ہیں۔ وہ شخص کھڑا ہؤا اور اس نے کہا۔ مرزا صاحب نے باتیں تو بڑی اچھی کہی ہیں لیکن ہاتھی کے دانت کھانے کے اور اور دکھانے اور ہوتے ہیں اگر نماز کا انہیں اتنا ہی احساس ہے تو اب ہماری نماز ہونے والی ہے۔ مرزا صاحب چلیں۔ اور ہمارے پیچھے نماز پڑھ کر دکھا دیں۔ غرض

ایک لمبی تقریر

اس نے صرف اسی بات پر کی۔ اس وقت میرے دل میں بدظنی پیدا ہوئی کہ شاید پریذیڈنٹ کی مرضی اور ایما سے یہ تقریر ہو رہی ہے۔ بعد میں پریذیڈنٹ صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مجھے تو رقعہ میں یہ دکھایا گیا تھا کہ میں والنٹیروں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں مگر تقریر کسی اور بات پر شروع کر دی گئی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ تقریر کرنے والے صاحب کا منشاء کیا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں یہ کہا ہے کہ مسلمانوں کو نماز پڑھنی چاہیئے نماز محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے اور مسجدیں بھی ہماری اپنی ہیں۔ انہوں نے صرف توجہ دلائی ہے کہ تم اپنے رسول کی بات مانو اور مسجدوں میں نمازیں پڑھا کرو مگر یہ کہتے ہیں کہ

مرزا صاحب

ان کے پیچھے نماز پڑھیں اگر تو انہوں نے یہ کہا ہوتا کہ مسلمانوں کو میرے پیچھے نمازیں پڑھنی چاہئیں تب بھی کوئی بات تھی وہ کہہ سکتے تھے کہ آپ ہمارے پیچھے پڑھیں یا اگر کہتے کہ مسلمانوں کو احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھنی چاہئیں تب بھی یہ بات ان کے منہ پر سج سکتی تھی کہ اگر ہمیں احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو وہ بھی ہمارے پیچھے پڑھیں۔ لیکن انہوں نے تو ہمارے آقا کی ایک بات ہمیں یاد دلائی ہے۔ کیا ہمارا یہ کام ہے کہ ہم اپنے آقا کی بات پر عمل کریں یا یہ کام ہے کہ ہم کہیں جب تک تم ہمارے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ ہم اپنے آقا کے حکم پر بھی عمل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ غرض انہوں نے اسے خوب رگیدا اور لتاڑا۔ یہی طریق ہے جو اسلامی احکام کو قائم کرنے کے لئے تمہیں اختیار کرنا چاہیئے۔ تم مسلمانوں سے کہو کہ ہمیں بیشک گالیاں دیجئے۔ ہمیں برا بھلا کہیئے مگر

یہ حکم ہمارا نہیں

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اس لئے ہماری خاطر نہیں۔ بلکہ اپنے آقا اور اپنے مطاع کی خاطر اس حکم پر عمل کریں۔ مگر ہم دوسروں کو کب ایسی نصیحت کر سکتے ہیں۔ جب خود ہمارے اندر ایسے نوجوان موجود ہوں جو احکام اسلامی کے پوری طرح پابند ہوں ہم دوسروں سے کہیں گے۔ تو وہ فوراً ہمیں جواب میں کہیں گے کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ جب فلاں فلاں اشخاص خود تم میں ایسے موجود ہیں جو اسلامی احکام کے پابند نہیں۔ پس پہلے اس نقص کی اصلاح اپنے گھر سے شروع کرو۔ اور پھر ہر مجلس میں لوگوں کو اس طرف توجہ دلاؤ۔ بیشک وہ تمہیں پاگل کہیں۔ تمہیں دیوانہ قرار دیں۔ تمہیں جاہل اور احمق سمجھیں۔ تم ان کے پاگل اور دیوانہ اور احمق کہنے پر گھبراؤ نہیں۔ بلکہ اگر تم اپنی نصیحت میں مشغول رہے تو یقیناً ان کا تمہیں

پاگل اور دیوانہ

کہنا لوگوں کے قلوب میں تمہاری عظمت پیدا کر دے گا اور آخر ایک دن وہ ضرور اسلامی احکام کی اتباع کی طرف رجوع کریں گے اور جب وہ اسلام کی طرف رجوع کریں گے تو یہ یقینی امر ہے کہ وہ احمدیت کو بھی قبول کریں گے۔ جس طرح رات کے وقت سورج کا ہونا ناممکن ہے۔ جسطرح دوپہر کے وقت تاریک رات کا ہونا ناممکن ہے اسی طرح یہ ناممکن امر ہے کہ کسی شخص کے دل میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت پیدا ہو جائے۔ اور مرزا صاحب کی محبت پیدا نہ ہو۔ یہ ناممکن امر ہے کہ ایک شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کرے اور مرزا صاحب کی اتباع نہ کرے

ایک نے دوسرے کی روشنی

کو اس طرح کھولا ہے۔ ایک نے دوسرے کے نور کو اس طرح کھولا ہے۔ ایک نے دوسرے کے معارف کو اس طرح کھولا ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کرے اور مرزا صاحب سے محبت نہ کرے۔ جب وہ اسلام کو سمجھ جائیں گے۔ تو یقیناً احمدیت کی طرف بھی توجہ کریں گے اور جب وہ احمدیت کی طرف توجہ کریں گے تب مسلمان ایک ہاتھ پر جمع ہوں گے اور تب مسلمان دنیا کے تمام کناروں تک غالب آجائیں گے۔ مگر عمل اور پھر عمل اور پھر عمل اور اس سے پہلے ایمان اور ایمان اور پھر ایمان کی ضرورت ہے۔

اعلان

فضلدین صاحب ساکن محلہ دار الفتوح قادیان جن کا محلہ دار الفتوح عقب سٹور احمدیہ میں ٹال لکڑی تھا۔ آج کل کہاں ہیں وہ سائرہ بی بی اپنی بہو (نوہ) اہلیہ صدر الدین صاحب دختر حسن محمد صاحب ساکن مریال ضلع گورداسپور کو حاصل کرنے کے لئے فوراً رتن باغ لاہور پہنچ جائیں۔ صدر دین صاحب یا فضلدین صاحب کو جاننے والوں میں سے جکی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ وہ فوراً ان کو اس اعلان سے آگاہ کر دیں۔

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں سے ایک ہے۔ جو سال میں ایکدفعہ ایکماہ کی آمد کا ۱/۱۰ کے حساب سے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس سال اس وقت تک یہ چندہ گذشتہ سال کی نسبت بہت کم آیا ہے۔ مالی سال ختم ہونے والا ہے۔ جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ سال کے اندر اندر اپنا بجٹ پورا کر دیں۔

(ناظر بیت المال)

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کی مجلس انتخاب کا آئندہ اجلاس ۲۵ اپریل ۱۹۴۸ء کو بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح مسجد احمدیہ پشاور میں منعقد ہوگا۔ جس میں امیر صوبہ و دیگر عہدیداران کا انتخاب جدید عمل میں لایا جائے گا۔ لہٰذا جملہ نمائندگان مجلس انتخاب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر اجلاس میں شامل ہوں جماعتوں کو خطوط کے ذریعہ بھی اطلاع کر دی گئی ہے۔ فہرست نمائندگان درج ذیل ہے

(۱) جماعت پشاور کی طرف سے شیخ مظفر الدین صاحب۔ مرزا غلام رسول صاحب۔ مرزا رمضان علی صاحب۔ ڈاکٹر فرخ الدین صاحب۔ مولوی محمد الیاس صاحب۔ سید امیر صاحب۔ شمس الدین خاں صاحب مرزا عبد المجید صاحب۔ میاں حیات محمد صاحب

(۲) جماعت مردان کی طرف سے میاں محمد یوسف صاحب میاں غلام حسین صاحب۔ قاضی محمد یوسف صاحب۔ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب میاں محمد حسین صاحب مرزا صفدر جان صاحب

(۳) جماعت نوشہرہ کی طرف سے مرزا اللہ دتہ صاحب۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب سعر ملک عبد الرحمٰن صاحب

(۴) جماعت بنوں کی طرف سے سپاہی اللہ دتا صاحب

(۵) جماعت سرائے نورنگ کی طرف سے صاحبزادہ محمد طیب صاحب۔ سید گل خان صاحب

(۶) جماعت کوہاٹ کی طرف سے ملک عبد الکریم صاحب

(۷) جماعت چینی پایان کی طرف سے ملک چراغ شاہ صاحب۔ مہردل خان صاحب۔ امیر خان صاحب

(۸) جماعت شیخ محمدی کی طرف سے عبد الغنی خان صاحب۔ ملک نور احمد صاحب عبد الخالق صاحب (۹) جماعت اسمٰعیلہ کی طرف سے خان امیر اللہ خان صاحب

باقی جماعتوں نے اپنے نمائندوں کے متعلق اطلاع نہیں دی۔ اس لئے مرکز سے ان کی منظوری حاصل نہیں کی جا سکی۔

(خاکسار عبد المجید احمدی جنرل سیکرٹری)

نوجوانان احمدیت سے خطاب

عام احباب جماعت خصوصاً امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی ذمہ داری

اس وقت جماعت احمدیہ جس دور سے گذر رہی ہے۔ وہ اہل نظر کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں جماعت احمدیہ اس وقت قوم کے نوجوانوں کی قربانی چاہتی ہے۔ اور کتنے مبارک وہ وجود ہوں گے۔ جو اپنی زندگیاں راہِ خدا میں وقف کر کے اپنے نفس کی خواہش کے مطابق زندگی بسر کرنے کی بجائے خدا کے خلیفہ کی خواہش کے مطابق زندگی بسر کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ تحریک فرمائی تھی۔ کہ دیہاتی ماحول میں تبلیغی کام کرنے کے لئے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تا انہیں کچھ تعلیم دے کر گاؤں بہ گاؤں بھجوا کر پیغام حق پہنچایا جائے۔ اس عرصہ میں وہ ان دیہات والوں سے مانگ کر کھائیں اور مانگ کر پہنیں۔ اور سر پر جو مالی بوجھ ہے۔ اسے کم کرنے والے بنیں۔

یہ مبلغین کلاس مئی ۴۸ء سے شروع ہونے والی ہے۔ مگر بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ کی ہے یہ درست ہے کہ اس گروپ کے لئے نہایت مستقل مزاج اور حوصلہ والے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ لیکن کیا یہ تعداد ہماری جماعت میں کم ہے؟

میں جماعت احمدیہ کے احباب سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ فوری اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور اپنی اولاد کو اپنے دوستوں کو اپنے رشتہ داروں کو جو اس کام کو باحسن وجوہ سرانجام دے سکتے ہیں۔ زندگیاں وقف کرنے کی ترغیب دے کر لاہور بھجوائیں۔ تا ان کی موزونیت دیکھ کر ان کو منتخب کیا جا سکے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ۸ امیکلیگن روڈ لاہور)

خیریت مطلوب ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

مسماۃ کبری بیگم نسیمہ صاحبہ بنت حکیم عطا محمد صاحب پیالکوٹی محلہ دار العلوم زوجہ خواجہ رشید احمد صاحب ضیاء جب سے قادیان سے کیمپ کالونی میں آئی ہیں۔ اب تک لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو۔ یا پتہ لگ سکتا ہو۔ تو مجھے اطلاع کر کے ممنون کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور)

پتہ مطلوب ہے

مستری خیر دین ولد مستری نور محمد سکنہ نادر آباد قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کا پتہ مطلوب ہے۔ جہاں کہیں ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع کریں۔ اور اگر اپنا رشتہ بتا دیں۔ جو انہوں نے مولوی شیخ محمد صاحب دیہاتی مبلغ کی لڑکی کے ساتھ کیا ہوا ہے

پتہ:۔ میاں گھسیٹا شمس آباد چونیاں لاہور امیر جماعت احمدیہ شمس آباد

اشتہار مشتہر حکم حاضری مدعا علیہان زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب کے ایس غضنفر حسین خانصاحب بی اے۔ ایل ایل بی سینئر سب جج صاحب بہادر بلوچستان گورنمنٹ

نمبر مقدمہ ۱۱۔ دیوانی بابت ۱۹۴۸ء

کنٹریکٹر حاجی خیر دین آف میسرز خیر دین نثار دین سکنہ کنٹونمنٹ کوئٹہ مدعی۔ بنام (۱) مسماۃ بھگوتی بائی بیوہ ڈاکٹر ٹی۔ آر کنال (۲) پرسرام ولد ڈاکٹر ٹی آر۔ کنال گیسفورڈ روڈ کوئٹہ مدعا علیہان

دعوے مبلغ ۴۸۰/۰/۰ روپے۔

بنام (۱) مسماۃ بھگوتی بائی بیوہ ڈاکٹر ٹی۔ آر کنال (۲) پرسرام ولد ڈاکٹر ٹی۔ آر کنال گیسفورڈ روڈ کوئٹہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہان مسمی (۱) مسماۃ بھگوتی (۲) پرسرام تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں اور روپوش ہیں اسلئے اشتہار ہذا بنام مسماۃ بھگوتی (۱) پرسرام مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مذکور بتاریخ ۱۵ ماہ مئی ۱۹۴۸ء کو بمقام کوئٹہ جواب دہی مقدمہ ہذا حاضر نہیں ہوں گے۔ تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ آج بتاریخ ۵ ماہ اپریل ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم مہر عدالت

کشتی رانی کے مقابلہ میں تعلیم الاسلام کالج کی کامیابی

مغربی پنجاب روئنگ ایسوسی ایشن کی افتتاحی تقریب پر پنجاب کی بہترین ٹیموں کے مقابلہ میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم اول نمبر پر رہی۔ مسٹر ظفر الاحسن صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے رسم افتتاح ادا کی اس تقریب پر بیگم شاہنواز۔ لیڈی محمد شفیع اور دیگر معززین لاہور بھی موجود تھے۔ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے اس میدان میں نووارد ہونے کے باوجود نمایاں کامیابی حاصل کی۔ ٹیم مندرجہ ذیل طلباء پر مشتمل تھی

(۱) چوہدری مسعود احمد فورتھ ائیر (سکرٹری) (۲) چوہدری عبد اللطیف فورتھ ائیر (۳) رانا محمد خان تھرڈ ائیر (کیپٹن)۔ (۴) رانا قمر حسین فسٹ ائیر (۵) سید محمد خیر البشر محمود احمد فسٹ ائیر۔

(پریذیڈنٹ بوٹنگ کلب ٹی۔ آئی کالج)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ ایڈیٹر

مرکزی کابینہ کے ارکان کا عزم سرحد

قائدِ اعظم کی واپسی کے بعد

لاہور ۱۲ر اپریل۔ ہمارے نامہ نگار خصوصی کو موثق سیاسی حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ گورنر جنرل پاکستان قائدِ اعظم محمد علی جناح کی سرحد سے واپسی کے بعد مرکزی کابینہ کے ارکان بھی صوبہ سرحد کا دورہ کریں گے۔

مستقبل قریب میں ہی سرحد کا معائنہ کرنے والے ان تین ارکان کے نام یہ ہیں۔ حکومت پنجاب کے وزیر مہاجرین راجہ غضنفر علی خان۔ وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار خان اور حکومت پاکستان کے رکن مواصلات آنریبل سردار عبدالرب نشتر۔ تاحال ان ارکان کے دوروں کی تاریخوں کا تعین نہیں ہوا۔

اسلام کا پیشکردہ نظامِ حیات ہی موجودہ عالمگیر بدامنی کا واحد علاج ہے

ڈھاکہ ۱۳ر اپریل۔ چوہدری خلیق الزمان نے جو مسلم لیگ کی از سرِ نو تنظیم کے سلسلے میں آجکل مشرقی پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کمیونزم کا صرف اور صرف ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ ہے اسلام کا سوشل اور اقتصادی نظام۔ دنیا دو کیمپوں میں تقسیم ہوگئی ہے۔ ان میں سے ایک کیمپ کمیونزم ہے اس کے بالمقابل امریکہ ڈالر کی طاقت کے ذریعے اسے شکست دینا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ اس کا صحیح علاج نہیں وہ اس میں ناکام ثابت ہوگا۔ کمیونزم کو حقیقی معنوں میں اگر شکست ہوگی۔ تو صرف اسلام کے ذریعے ہی ہوگی۔ مسلم لیگ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ موجودہ کشمکش کو مدنظر رکھتے ہوئے انقلابی تبدیلیوں کی سخت ضرورت ہے۔ مسلم لیگ جیسی جماعت کی عدم موجودگی میں پاکستان کے سوشل اور اقتصادی نظام میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ مسلم لیگ کے ذریعہ پاکستان میں اسلام کا اقتصادی اور سوشل نظام قائم کیا جائیگا۔ اور حکومت کے مقابلہ میں اس کی حیثیت مجلسِ شوریٰ کی سی ہوگی۔

وزارتوں میں اقلیتوں کی نمائندگی کا سوال

ڈھاکہ ۱۲ر اپریل۔ ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر حسین شہید سہروردی نے پاکستان اور ہندوستان کی اکثریتوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کر کے ان کا اعتماد حاصل کریں۔ اب صورت یہ ہے کہ اقلیتیں اپنے آپ کو بے یار و مددگار تصور کرتی ہیں۔ اور اگر وہ آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار بھی کریں۔ تو انہیں ففتھ کالم قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مشرقی بنگال کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے ہندو بھائیوں سے آزادانہ میل جول رکھیں اور انہیں یقین دلائیں کہ ان کی مشکلات کا ازالہ کیا جائے گا۔ اور اگر اس طریق پہ ان کے ساتھ سلوک کیا گیا۔ تو ایک ہندو بھی مشرقی بنگال کو چھوڑ کر نہیں جائیگا۔

اس جلسہ میں ایک قرارداد باتفاق رائے منظور کی گئی۔ جس میں قرار پایا کہ بنگال کے دونوں صوبوں کے درمیان کسٹم ڈیوٹی اڑا دی جائے۔ ڈاک اور تار کے نرخ کم کر دئے جائیں۔ اس کے علاوہ پاسپورٹ کا طریقہ بھی رائج کیا جائے۔

جلسہ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ پاکستان اور ہندوستان میں خاص اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک ایک وزیر کا تقرر عمل میں لایا جائے جو اقلیتوں کے مفاد کی دیکھ بھال کرے۔ اور کم از کم بنگال کے دونوں صوبوں میں تو یہ وزیر اقلیتوں کا نمائندہ ہو۔

ریلوے ملازمین کی طرف سے عام ہڑتال کی دھمکی

لاہور ۱۲ر اپریل۔ این۔ ڈبلیو۔ آر ٹریڈ ورکرز یونین کی مرکزی مجلس عاملہ نے تمام ریلوے ملازمین کو ہدایت کی ہے کہ اگر ریلوے کے ذمہ دار حکام یونین کے مطالبات پر کان نہ دھریں۔ اور اپنے موجودہ رویہ پر بدستور قائم رہیں تو ۲۷ر مئی ۱۹۴۸ء سے مکمل ہڑتال کر دی جائے۔ یونین کے مطالبات یہ ہیں۔ کہ سابقہ مرکزی تنخواہ کمیشن کی سفارشات کو جامہ عمل پہنایا جائے اور یونین کے صدر مرزا ابراہیم اور انکے رفقاء کو رہا کیا جائے۔ یونین کے سکرٹری چودھری محمد اسلم نے اس سلسلے میں ایک مفصل بیان دیا ہے۔ جس میں حکومت کے رویہ پر سخت نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ حکومت کی بے توجہی کی بناء پر یونین عام ہڑتال کا آخری ہتھیار استعمال کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔

جنگ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں

نیویارک ۱۲ر اپریل۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل ایم۔ ٹی۔ لی نے دنیا کی تمام حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جنگ کے تذکروں سے باز آجائیں اور پہلے سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ امن برقرار رکھنے کی کوشش کریں۔ امریکہ کے سابق صدر فرینکلن ڈی۔ روزویلٹ کی یاد میں ایک تقریب منائی گئی تھی۔ جس میں مسٹر لی تقریر کر رہے تھے انہوں نے کہا۔ میں تو نہیں سمجھتا کہ دنیا میں کوئی ایسی مخبوط الحواس حکومت بھی موجود ہے۔ جو جنگ چھڑنے کی فکر میں ہو۔ دنیا کیلئے سب سے زیادہ خطرناک چیز خوف و ہراس ہے۔

ڈاکٹر راجندر پرشاد کو ہندوستان کا گورنر جنرل بنایا جائیگا

نئی دہلی ۱۲ر اپریل۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے کہ آل انڈیا نیشنل کانگرس اور مجلس دستور ساز کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد لارڈ مونٹ بیٹن کے چلے جانے کے بعد ہندوستان کے گورنر جنرل بنا دئے جائیں گے۔ اور اس طرح ڈاکٹر راجندر پرشاد کے حکومت میں شامل ہو جانے کی وجہ سے کانگرس صفِ اول کے ایک مشہور لیڈر کی خدمات سے محروم ہو جائیگی۔ قیاس کیا جارہا ہے کہ ڈاکٹر راجندر پرشاد کے بعد ڈاکٹر پٹہ بھائی سیتہ رامیہ۔ اچاریہ کرپلانی اور مسٹر شنکر راؤ دیو میں سے کسی ایک کو کانگرس کا صدر بنایا جائے گا۔

حکومت پاکستان نے نئے امام یمن کو تسلیم کرلیا

کراچی ۱۲ر اپریل۔ حکومت پاکستان کی وزارت امور خارجہ کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ حکومت پاکستان نے یمن کے سابق امام کے بڑے صاحبزادے امیر سیف الاسلام کو "امام یمن" تسلیم کرلیا ہے۔

آزاد کشمیر کا نیا آئین اسلامی شریعت کے عین مطابق ہوگا

لاہور ۱۲ر اپریل۔ جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے شعبہ نشر و اشاعت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ چوہدری عبداللہ خاں صاحب بھلی وزیر مال حکومت آزاد کشمیر نے ایک انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ ریاست جموں وکشمیر کے آزاد شدہ علاقہ میں سول ایڈمنسٹریشن باقاعدہ طور پر جاری ہے ہر علاقے میں ڈپٹی کمشنر سے لیکر پٹواری نمبردار اور چوکیدار تک ہر قسم کے افسر اور ملازم مقرر کئے جا چکے ہیں۔ جو اپنے فرائض باحسن وجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آئندہ آئین کے متعلق ایک سوال کے جواب میں انہوں نے فرمایا۔ کامل فتح کے بعد ہم موجودہ آئین کو تبدیل کر کے اسے احکام اسلام کے مطابق بنائیں گے۔ مگر اسلامی احکام کا مطلب یہ نہیں ہوگا۔ کہ کسی دوسری قوم کی حق تلفی ہو۔ اسلامی آئین کا مطلب تمام اقوام و مذاہب کے لوگوں سے مساویانہ سلوک کرنا ہے۔

نہایت عجیب و غریب احتجاج

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۲ر اپریل
گذشتہ ہفتے کے دن محکمہ تعلیم کے ایک اعلیٰ افسر نے اپنے بڑے افسر کے ناروا سلوک پر نہایت ہی عجیب و غریب قسم کا اظہار احتجاج کیا۔ آپ نے جونہی بڑے افسر کے احکام کو اپنی مرضی کے خلاف پایا۔ دفتر کے سارے فائل ایک الماری میں بند کر دئے سٹیشنری ایک جگہ رکھدی اور اپنے نام کی پلیٹ پھاڑ کر باہر نکل گئے ہفتے کو آپ سارا دن دفتر میں حاضر نہ ہوئے۔

اپنی نوعیت کے اس واحد احتجاج پر علمی حلقوں میں گہری دلچسپی سے تبصرے ہو رہے ہیں۔

یہودیوں کا ایک طیارہ مار گرایا

یروشلم ۱۲ر اپریل۔ ایک سرکاری فوجی ذریعہ سے پتہ چلا ہے کہ برطانوی فوجی دستوں نے یہودیوں کے ایک گشتی طیارہ کو جنوبی فلسطین کی ایک یہودی بستی کے قریب مار گرایا۔ اس بستی کے یہودیوں نے شرق اردن کے بادشاہ عبداللہ کے دو ٹرکوں پر گولیاں برسانی شروع کیں۔ ٹرکوں نے ریڈیو کے ذریعہ مدد کی درخواست کی۔ گشتی امدادی فوجی دستے فوراً مدد کو پہنچے اور یہودی حملہ آوروں اور بکتر بند گاڑیوں پر فائر کئے۔ بندوقوں سے لڑائی ہو ہی رہی تھی کہ ایک ہوائی جہاز سروں پر منڈلانے لگا۔ برطانوی فوجی دستوں نے جہاز کو مار گرایا۔ جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ جمعہ کو جو یہودیوں نے دیر یسین کے گاؤں میں دو سو عرب عورتوں اور بچوں اور مردوں کا بیرحمانہ قتل عام برپا کیا تھا۔ عرب لیڈروں نے اس کی سخت مذمت کی ہے۔ عرب سخت مشتعل ہو گئے ہیں اور شمال سے جنوب تک فلسطین میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔

نظام حیدر آباد کو مولانا آزاد کا مشورہ

لاہور ۱۲ر اپریل۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک پریس نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ نظام حیدر آباد کو چاہیئے کہ وہ ریاست میں ایسی اصلاحات نافذ کریں جو وقت کی ضروریات کے مطابق ہوں۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا ہے کہ افسوس کا مقام ہے کہ ہندوستان اور حیدر آباد کے تعلقات گذشتہ چند مہینوں سے بجائے بہتر اور خوشگوار ہونے کے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ نہ صرف حیدر آباد کے مفاد کیلئے بلکہ ہندوستانی عوام کی بہبودی کیلئے ضروری ہے کہ سب اختلافات دور کر دئے جائیں۔ حکومت ہند مصالحانہ رویہ برقرار رکھے ہوئے ہے۔ لیکن ریاست حیدر آباد کے بعض عناصر تخریبی کارروائیوں

۱۶ر اپریل کو سارے مغربی پنجاب کے دوکاندار ہڑتال کریں گے!

بکری ٹیکس کے خلاف لاہور میں احتجاجی جلسہ

لاہور ——— الفضل کے خاص رپورٹر کے قلم سے ——— ۱۳ر اپریل

مرکزی حکومت کے نئے عائد کردہ بکری ٹیکس کے خلاف احتجاج کے طور پر سارے مغربی پنجاب کے دوکاندار ۱۶ر اپریل کو ہڑتال کرینگے۔ واضح رہے کہ یہ ہڑتال مغربی پنجاب کی مسلم ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام کی جارہی ہے۔

۱۶ر اپریل کو لاہور میں موچی دروازے کے باہر باغ میں مولینا ظفر علی خاں کی صدارت میں ایک احتجاجی جلسہ بھی کیا جائیگا۔ جسمیں بکری ٹیکس سے عوام کی مشکلات میں اضافے اور دیگر قباحتوں کا پر تقریریں کی جائیں گی۔

اس امر کا ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ مغربی پنجاب کی مسلم ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے صدر شیخ عبدالمالک اور سکرٹری ایم کے میر علیحدہ علیحدہ بکری ٹیکس کے خلاف احتجاجی بیان جاری کر چکے ہیں۔

۳۱ مارچ تک تحریک جدید کے وعدے پورے کرنیوالوں کی فہرست

جو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیلئے پیش ہوئی

 (۱)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کا چندہ جن مخلصین نے ۳۱ مارچ تک ادا کر دیا ہے۔ ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیئے ہیں۔ اور ان احباب کی فہرست حسب اعلان اخبار الفضل اس لئے شائع کی جا رہی ہے۔ کہ وہ احباب جو باوجود اس کوشش کے کہ ان کا نام سابقون الاولون کی صف اول میں آجائے۔ کیونکہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والے وہ ہیں جو سابقون کی صف اول کے سپاہی ہیں۔ وہ اب بہرحال سابقون الاولون کی صف دوم میں آنے کی پوری کوشش اور جدوجہد کریں۔ کیونکہ ہر مومن کا حق ہے۔ کہ وہ اپنے سابقین کے حق کو لینے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ پس احباب یاد رکھیں کہ ۳۱ مئی تک اپنے وعدہ کی رقم سو فی صدی یہاں داخل کر لینے والے احباب سابقون الاولون کی صف دوم کے سپاہی ہیں۔

اس لئے وہ احمدی جو اپنے دل میں سلسلہ کے لئے درد رکھتا ہے اور ان مصائب و آلام کے ایام میں جو مشکلات سلسلہ عالیہ احمدیہ کو پیش ہیں۔ ان کے دور کرنے میں مدد کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور خاص فضلوں کا مستحق اپنے آپ کو بناتا ہے۔ پس تحریک جدید کے مجاہد اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فہرست درج ذیل ہے۔

خاندان نبوت

نام	رقم
سیدہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی	۴۲۵/
" منصورہ بیگم صاحبہ	-/۲۱۰
صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۲۰۱/۸
سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ	۱۰۰/۱۲
صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب	۱۰/۱۲
" مظہر احمد صاحب	-/۱۷
صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ	۶/۸
صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب	-/۲۲
صاحبزادی امۃ المجید صاحبہ	-/۳۵

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ نے جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا اجرا فرمایا۔ یعنی سنہ ۱۹۳۴ء کے آخر سے اپنے سارے خاندان کی طرف سے چندہ دینا شروع فرمایا۔ اور اپنی زندگی میں برابر اسی طرح ہر سال اضافہ کے ساتھ دیتے آرہے تھے ان کے وصال کے بعد حضرت سیدہ ام داؤد احمد صاحبہ نے حضرت میر صاحب کے جاری کردہ چندہ تحریک جدید کو اسی طریق سے جاری رکھا۔ اور اب جب حضور نے چودھویں سال کا اعلان فرمایا تو اس میں فرمایا کہ اس وقت سلسلہ کو پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے احباب اپنے چندوں میں نہ صرف اضافہ کریں۔ بلکہ پاکستان کے احباب نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کریں تو سیدہ ام داؤد احمد صاحبہ نے اسی وقت اپنے سارے خاندان کی طرف سے ۲۵۰ روپے پیش حضور کئے اور سید داؤد احمد صاحب نے اس کے علاوہ اپنی طرف سے اور حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کی طرف سے ۷۵ روپے دیئے۔ یہ کل رقم ۳۲۵ روپے ہوگئی لیکن سیدہ ام داؤد احمد صاحبہ نے مزید ایک سو روپیہ بطور اضافہ حضور کے پیش فرمایا۔ گویا آپ نے ۴۲۵ روپیہ ادا فرمایا جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ

نام	رقم
سیدہ ام داؤد احمد صاحبہ	-/۱۶۴
" " منجانب حضرت میر محمد اسحٰق صاحب	-/۶۴
سیدہ ام داؤد احمد صاحبہ منجانب بشریٰ بیگم صاحبہ	-/۴۴
" " " مسعود احمد صاحب	-/۲۴
" " " محمود احمد صاحب	-/۱۲
" " " آنسہ بیگم صاحبہ	-/۱۰
" " " حضرت نانا جان صاحب مرحوم	-/۹
" " " نانی جان صاحبہ	-/۹
" " " والدہ صاحبہ	-/۹
" " حمیدہ صاحبہ مرحومہ	-/۹
سید داؤد احمد صاحب	-/۳۷
" " منجانب حضرت میر محمد اسحٰق صاحب	-/۳۸
اہلیہ اول حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ	-/۳۷
" دوم " " "	-/۳۷
امۃ القیوم صاحبہ دختر " "	-/۱۲
امۃ الباری صاحبہ " " "	-/۱۲
امۃ الرفیق صاحبہ " " "	-/۱۰
امۃ السمیع صاحبہ " " "	-/۱۰
امین احمد صاحب پسر " "	-/۱۰
سید احمد صاحب " "	-/۱۲
امۃ اللطیف صاحبہ	-/۷
والدہ صاحب " "	۱۲/۴
والد صاحب " "	۱۴/۴

اب ذیل میں جو فہرست آپ کے پیش کی جا رہی ہے۔ اس میں قادیان دارالامان کے ان درویشوں کے نام ہیں جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھے شعائر اللہ کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین حق یہ ہے کہ شعائر اللہ ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ ان درویشوں کی نہ کوئی آمد ہے۔ اور نہ کوئی ذریعہ معاش بلکہ ایک خاص حلقہ کے اندر محصور ہیں۔ ان کو جب ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع ہوئی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کی مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اور یہ مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ ہر ایک احمدی اپنی گزشتہ سال کی آمد سے بہرحال بڑھا کر اس سال میں وعدہ کرے۔ کیونکہ اس وقت سلسلہ کو مالی قربانی کی اشد ضرورت ہے۔ تو مولوی محمد شریف صاحب امینی نے خطبہ جمعہ میں پُر زور تحریک کی۔ اس تحریک پر سب سے پہلے امیر جماعت مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل نے ایک سو روپے کا نہ صرف وعدہ فرمایا۔ جو ان کے گزشتہ سال کے ادا کردہ وعدہ سے قریباً تین گنا تھا۔ بلکہ ایک چیک دیا کہ میری امانت سے ایک سو روپیہ لے لیا جائے اور اس پر قادیان دارالامان کے درویشوں نے ایک دوسرے سے بڑھ کر وعدے لکھوائے۔ چنانچہ پہلی فہرست دفتر اول اور دفتر دوم کے مجاہدوں کی ۸۱۷۳/۵ درویش قریشی عبد الرشید صاحب نائب وکیل المال نے مرتب کرکے ارسال کی۔ اور اس کے چند دن بعد بقیہ فہرست ۲۸۷۸/۲ کی ارسال فرمائی۔ یہ کل وعدہ ۱۱۰۵۲/۱ کا ۲۲۰ درویشوں کا سیدنا حضرت اقدس کے پیش ہوا جزاہم اللہ احسن الجزاء

تعداد کے لحاظ سے اتنی تعداد شامل ہونے والوں کی کسی بڑی سے بڑی جماعت کی بھی نہیں۔ دارالامان کے سب کے سب درویش خدا کے فضل سے شامل ہوئے ہیں۔ بلکہ ان میں سے ۹۸ دوست وہ ہیں جو پہلے شامل نہ تھے۔ مگر اب نئے شامل ہوئے ہیں۔ دارالامان کے درویشوں کو مارچ کے شروع میں جب یہ علم ہوا کہ تحریک جدید کے چندہ کی ۳۱ مارچ تک ادائیگی سابقون الاولون کی صف اول میں کھڑا کرتی ہے۔ تو ان کو فکر ہوا۔ کہ کسی طرح اسے ۳۱ مارچ تک ادا کیا جائے۔ کیونکہ دارالامان میں تو نہ کوئی آمد اور نہ کوئی ذریعہ معاش۔ تو ان میں سے بعض نے اپنے رشتہ داروں کو براہ راست خطوط لکھے۔ اور ایک درویش محمد امین صاحب نے اپنی گھڑی دی کہ اسے فروخت کرکے میرے چندہ میں محسوب کر لیا جائے۔ کیونکہ میرے پاس ۳۱ مارچ تک دینے کے لئے اور کوئی ذریعہ نہیں۔ اور بعض نے اپنے رشتہ داروں کے نام رقعہ اس دفتر کے ذریعہ بھجوانے کے لئے بھیجے۔ کہ ان کا روپیہ ۳۱ مارچ تک منگوایا جائے بعض کے خطوط بذریعہ رجسٹری ۳۱ مارچ کی شام کو اس دفتر میں پہنچے۔ ان کے نام تو حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر دیئے گئے۔ کیونکہ وہ اپنے ارادے اور نیت کے ساتھ ۳۱ مارچ تک ادا کر چکے تھے۔ مگر ان کے خطوط بھجوا کر لکھا گیا کہ ان کے رشتہ دار اگر پہلی مئی تک روپیہ یہاں بھجوا دیں۔ تو ان کی ادائیگی ۳۱ مارچ میں سمجھی جائے گی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیان دارالامان کے درویش اپنی موعودہ رقم کا ½ حصہ ادا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین۔ اس فہرست میں ۱۲۹ درویشوں کے نام ہیں۔ تحریک جدید کے چندہ کے وصول کرنے میں امیر جماعت اور ان کے ساتھ مرزا محمد حیات صاحب نگران درویشان، چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے اور جناب محمود احمد صاحب عارف نے بہت محنت اور سعی سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے اس کام میں کوشش کی۔ اور درویشوں کو جنہوں نے ادا کرنے میں پوری تندہی سے حصہ لیا بہترین بدلہ دے اور ان کی کوششوں کو قبول فرمائے۔ امیر جماعت صاحب نے لکھا ہے۔ کہ دارالامان کے درویش جو اپنی مجبوریوں کے باعث ادا نہیں کر سکے کوشش کر رہے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد ادا کریں۔ چاہیئے کہ ۳۱ مئی تک ادا کرنے کے لئے ابھی سے اپنی کوشش فرمائیں۔ اس نوٹ کے ساتھ آپ دارالامان کے درویشوں کی فہرست ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

درویشان قادیان

نام	رقم
مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی	-/۱۰۰
اہلیہ صاحبہ	-/۹
ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے	۶/۱۲
اہلیہ صاحبہ " " "	۶/۴
والدہ صاحبہ " " "	-/۶
ہمشیرہ صاحبہ " " "	-/۴
ملک رحمت اللہ صاحب مرحوم	-/۶
مولوی محمد شریف صاحب امینی	
ماسٹر عبد الحق صاحب گجراتی	

نام	رقم
راجہ صوبہ خان صاحب وسیل پور قادیان	-/65
امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ " "	-/65
والدہ صاحبہ "	-/10
بہادر خان صاحب درمہ "	-/22
محمد اشرف صاحب چاکانوالی "	-/35
صدیق احمد صاحب گوکھووال "	-/24
عبد الغفور صاحب کوٹ ابہ	-/30
محمد عبد اللہ صاحب چک ۳۶۲	57/4
فتح محمد صاحب شیخ پور	8/4
عبد الکریم صاحب رعیہ	-/15
چوہدری بشیر احمد صاحب	-/35
ہمشیرہ صاحبہ " "	-/12
والدہ صاحبہ چوہدری مبشر احمد صاحب	-/35
فتح بی بی صاحبہ اہلیہ مرحومہ محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ	28/4
محمد اسحاق صاحب گجرانوالہ	-/43
فاطمہ اہلیہ محمد اسحق صاحب کھاناوالی	-/12
قریشی عبد القادر صاحب اعوان قادیان	8/8
صوفی عبد القدیر صاحب بدوملہی	-/65
عبد الرشید صاحب انور "	-/30
مولوی غلام مصطفیٰ صاحب "	-/40
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ریوچک "	-/151
والد صاحب " "	-/31
مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ " "	-/32
عائشہ بیگم صاحبہ	6/12
چوہدری محمد طفیل صاحب	-/53
امیر الدین صاحب	-/62
ضیاء الدین صاحب	-/22
مستری محمد الدین صاحب	-/14
عبد المطلب صاحب بنگالی	-/9
بھائی بشیر محمد صاحب دوکاندار	10/4
عبد الحمید صاحب	-/10
محمد عبد اللہ صاحب دفتر محاسب	-/6
مولا بخش صاحب باورچی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	13/10
میر محمد اکبر صاحب گوجرانوالہ	/20
عبد الرحیم صاحب نشتر	5/2
بشارت احمد صاحب ضیافت	-/10
اللہ رکھا صاحب ٹھیالیاں	-/6
عبد الاحد صاحب افغان	10/12
علی محمد صاحب	7/8
میاں خدا بخش صاحب قلی	-/5
رشید احمد صاحب	-/70
شیخ عبد الحمید صاحب عاجز	-/48
میاں خدا بخش صاحب نانبائی لنگر خانہ قادیان	-/12
میاں محمد ابراہیم صاحب سندی مددگار لنگر خانہ	-/16

نام	رقم
مولوی غلام محمد صاحب دیہاتی مبلغ	-/34
منظور احمد صاحب لکھنوکے مجبہ	-/5
چوہدری منظور احمد صاحب واتہ زید کا	-/64
مرزا محمد الدین صاحب بوکن نولی	-/75
محمد فاضل صاحب چک سکندر	-/25
امیر علی صاحب رتوچھ	55
شاہ محمد صاحب ماچھ دیونہ	-/50
احمد خان صاحب ولد باز خان صاحب ڈونگ	-/35
عبد القیوم صاحب ولد احمد دین صاحب دولت نگر	-/25
خان عبد الغفور خان صاحب معہ اہل و عیال مینی	-/40
چوہدری اللہ یار صاحب چاہ جوگی والہ	-/42
اہلیہ چوہدری اللہ یار صاحب چاہ جوگی والہ	-/8
ملک ضیاء الحق صاحب دولیال	-/25
فضل الٰہی صاحب کھاریاں	-/25
محمد خان صاحب چک سکندر	-/45
محمد رمضان صاحب گجراتی	40/8
اہلیہ محمود احمد صاحب مبشر چک ۹۹	-/30
نذیر احمد صاحب چک ۹۹	-/40
خورشید احمد صاحب ضیا گوہدپوری	-/25
سکندر خان صاحب کھاریاں	-/35
حسن محمد صاحب	-/25
غلام محمد صاحب عالم گڑھ	-/25
ولی محمد صاحب شادیوال	-/25
ظہور احمد صاحب شیخوپوری	-/25
محمد نواز صاحب فیروزوالہ	-/35
اہلیہ صدیق صاحب چک ۱۳۶	-/23
عبد الغفور صاحب مددگار سٹور کیپر	-/25
مستری عبد الرحمن صاحب	-/10
بشیر احمد صاحب کالا افغاناں	-/5
غلام حسین صاحب	-/10
عبد الحمید صاحب ابو الخیر قحبو پورہ	-/25
محمد اسمعیل صاحب حسن پورہ	-/25
نذیر احمد صاحب پشاوری	-/25
محمود احمد صاحب مبشر ۹۹	54/8
غلام قادر صاحب شادیوال	-/25
محمد شریف صاحب شیخ پوری	-/25
میاں نواب الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	/30
چوہدری محمد لوٹا صاحب گھوڑالی سیالکوٹ	-/25
" غلام احمد صاحب ٹھیالی	-/50
" میراں بخش صاحب شادیوال	-/25
شریف احمد صاحب جھمکے بدوملہی	-/25
بشیر احمد صاحب بیانوالی خانانوالی	-/21

نام	رقم
والدہ صاحبہ محمد عبد اللہ صاحب چک ۳۶۶ ملتان حال قادیان	12/4
والد صاحب "	12/4
محمد موسیٰ صاحب مسیدوالہ	-/64
عبد الحمید صاحب بٹ نارووال	-/40
عزیز احمد صاحب	-/25
محمد شفیع صاحب شادیوال	-/25
برکت علی صاحب	-/50
اہلیہ صاحبہ "	-/25
عبد السلام صاحب درگانوالی	-/25
محمد یوسف خان صاحب نفیر قادیان	-/25
محمد یوسف صاحب دار الفضل	-/25
ذکریا خان صاحب مجوکہ	-/61
صلاح الدین صاحب گوگیرہ	-/25
سلطان احمد صاحب کھاریاں	-/25
محمد عزیز صاحب ڈونگ	-/25
جلال الدین صاحب بگیوال	-/25
بشیر احمد صاحب عالم گڑھ	-/50
مرزا بشیر احمد صاحب حافظ آباد	85/2
اہلیہ فضل احمد صاحب گجراتی	20/6
غلام رسول صاحب دولت پوری	-/15
مولوی غلام احمد صاحب ارشد	-/30
اہلیہ صاحبہ عبد الحق صاحب گجرانوالہ	-/6
والدہ بشیر احمد صاحب سیالکوٹی حال قادیان	-/25
میاں جلال الدین صاحب مزنگ	-/21
چوہدری نبی احمد صاحب سندھ	-/8
مستری منظور احمد صاحب جانگراں	-/6
چوہدری بشیر احمد صاحب بھڈیار	-/70
بشیر احمد صاحب گٹھیالیاں	-/15
چوہدری نذیر احمد صاحب کوٹ نکھے خان	-/50
چوہدری عبد الغنی صاحب کھاریاں	-/10
" محمد خان صاحب گجراتی	-/25
حافظ عبد الرحمن صاحب پشاوری	-/5
بشیر محمد صاحب پونچھی	-/5
امۃ الرشید بشریٰ صاحبہ ہمشیرہ مبشر احمد صاحب	-/12
شیخ احمد صاحب	-/5
شیخ اللہ بخش صاحب ناصر آباد قادیان	-/25
مستری عبد السبحان صاحب	-/5
بابا صدر الدین صاحب کمہار	-/10
مولوی اللہ دتا صاحب ننگل	-/5
چوہدری عطاء اللہ صاحب میانوالی خانانی	-/25
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب گجرانوالہ	-/11

نام	رقم
بشیر احمد صاحب مالپوری دیہاتی مبلغ	-/15
والدہ صاحبہ بشیر احمد صاحب مالپوری	5/5
سید منظور احمد صاحب گجراتی	-/15
حافظ الہ دین صاحب دیہاتی مبلغ	14/8
محمد رمضان صاحب "	12/4
محمد یوسف صاحب "	14/8
عبد الرحیم صاحب "	12/8
علی محمد صاحب "	-/15
غلام نبی صاحب "	-/17
فیروز الدین صاحب "	-/23
بشیر احمد صاحب خادم "	-/10
اہلیہ صاحبہ "	5/8
محمد عبد اللہ صاحب	14/8
عبد الحمید صاحب	-/34
عبد اللطیف صاحب	-/60
محمد شریف صاحب چندر کے	14/8
فیض احمد صاحب	-/17
خان محمد صاحب	-/24
اللہ بخش صاحب	-/10
محمد صادق صاحب ناقد	14/8
عبد الحق صاحب	-/17
محمد عبد اللہ صاحب پارسل کلرک نوشہرہ	-/52
والدہ صاحبہ محمد عبد اللہ صاحب پارسل کلرک نوشہرہ	-/14
اہلیہ صاحبہ محمد عبد اللہ صاحب پارسل کلرک نوشہرہ	-/9
ہمشیرہ صاحبہ محمد عبد اللہ صاحب نوشہرہ	26
فقیر سائیں صاحب دیہاتی مبلغ قادیان	-/17
محمد عثمان علی صاحب دیہاتی مبلغ	-/15
خورشید احمد صاحب دیہاتی مبلغ	9/4
محمد شریف صاحب کوٹلی سیالکوٹ	-/21
عمر علی صاحب بنگالی	14/3
محمد امین صاحب پنڈی چری	وسٹ طلح دیدی ہے
چوہدری نذیر احمد صاحب لائل پوری	-/50

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دار الامان کے درویشوں کی فہرست دینے کے بعد قادیان کے مہاجرین کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔ یہ وہ مہاجر ہیں جو تحریک جدید یا صدر انجمن احمدیہ میں کام کرتے ہیں۔ یا وہ جو لاہور میں مختلف مقامات پر اقامت پذیر ہیں۔ سچ یہ ہے کہ وہ حقیقت میں قادیان کے ہی ہیں۔ قادیان کے مہاجرین نے باوجود صرف تین کپڑوں میں آنے کے اور اپنے اوپر سخت تنگی ڈال کر تحریک جدید کا چندہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کے لئے خاص کوشش کی ہے۔ اور ان چندہ دہندگان میں اکثر احباب ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ذاتی ضروریات کے لئے کچھ رکھا ہوا تھا۔ لیکن سلسلہ کی اہم ضرورت کے پیش نظر انہوں نے کہا۔ کہ سلسلہ کی ضرورت پہلے نمبر پر ہے۔ اور ہماری ضرورت دوسرے نمبر پر۔ اس لئے انہوں نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک جدید کا چندہ ۳۱ مارچ تک ادا کر دیا۔

اللہ تعالےٰ ان کے اس اخلاص اور درد سلسلہ کو جو ان کے دلوں میں ہے قبول فرما کر انہیں بیش از بیش قربانیوں کی توفیق بخشے اور ان پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسائے۔ آمین

وہ احباب جو قادیان کے ہیں۔ اور پاکستان میں کسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں تک دفتر کو علم ہوا ہے ان کے نام کے ساتھ "آف قادیان" یا قادیانی کا لفظ لکھا گیا ہے۔ مکمل فہرست شائع ہو جانے کے بعد احباب پر واضح ہو جائیگا۔ کہ قادیان کے احباب نے تحریک جدید کے چندہ کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔

خدا کے فضل سے امید ہے کہ قادیان کے اور دوسرے تمام احمدی خواہ مغربی پنجاب کے ہوں یا سندھ یا سرحد یا بیرون ہند کے کوشش کریں گے کہ ان کے وعدے ۳۱ مئی تک سو فیصدی یہاں وصول ہو جائیں۔

فہرست دفتر اول و دوم حسب ذیل ہے۔

اہلیہ مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی قادیان ۷/-
مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال خاص ۳۳/-
اہلیہ غلام حسین صاحب " " " ۵/۷
حافظ عبدالرحمن صاحب دیہاتی مبلغ " ۷/۸
بارون رشید پسر مظہر الحق صاحب دفتر محاسب " ۶/۸
عبدالمجید صاحب بمعہ اہل و عیال " " ۵/۱۲
مختار احمد صاحب فضل عمر ہوسٹل " ۸/۸
سید بشیر احمد صاحب جہلمی " " ۵/۴
محمد امجد صاحب " " ۵/۱۲
مبارک احمد صاحب مدراسی " " ۱۰/-
ابوالظفر محمد اسمٰعیل صاحب " ۹/۸
چوہدری کرامت اللہ صاحب معہ والدہ صاحبہ " ۱۲/-
" محمد احمد صاحب " ۵/-
میاں فضل الٰہی صاحب فضل عمر ہوسٹل " ۵/۸
بشیر احمد صاحب اوورسیر " ۵/۱۲
محمد خاں صاحب " ۵/۱۲
خواجہ محمود احمد صاحب فضل عمر ہوسٹل " ۷/۸
مسعود احمد صاحب قیصرانی " " ۷/۸
محمد رمضان صاحب " " ۶/-
چوہدری منور احمد صاحب " ۱۲/-
" حبیب اللہ صاحب سیال صنعت و حرفت " ۲۲/-
اہلیہ چوہدری عطاء اللہ انچارج فضل عمر ریسرچ " ۸/-
نصیرہ بیگم اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب واقف زندگی ۶/-
اہلیہ مولوی محمد عثمان صاحب مبلغ اٹلی ۵/۴
مولوی محمد احمد صاحب پانی پتی جامعہ احمدیہ احمد نگر ۲۷/-
والدہ مولوی عبدالقدیر صاحب تعلیم الاسلام چنیوٹ ۶/۴
اہلیہ خواجہ عبدالکریم صاحب " ۵/۸
امیر الدین صاحب ولد ملک صلاح الدین صاحب ۸/-
رشید الدین صاحب " " " ۸/-
اہلیہ صاحبہ ۸/-
عبدالرحمن ولد مولا بخش باورچی مسجد مبارک ۱۰/-
عبداللطیف ولد مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم دارالفضل ۱۰/۸
ماسٹر دھادے خاں صاحب " ۵/۳
اہلیہ صاحبہ " " " ۵/۳
مسعود احمد عاطف دارالرحمت ۶/۸
اہلیہ مولوی عطاء اللہ صاحب " ۶/۸
جناب بیگم بیوہ مرحوم غلام محمد صاحب دارالفضل ۵/۳
والدہ صلاح الدین صاحب ناصر آباد قادیان ۲۵/-
امیر بیگم بنت چوہدری اکبر علی صاحب دارالرحمت ۱۰/-
سعیدہ بی بی بنت محمد احمد صاحب دارالفضل ۵/۸
مختار بی بی صاحبہ کھارہ ۵/۸
صفیہ سلطانہ بیگم صاحبہ ۸/-
فیروزہ بیگم صاحبہ والدہ باقر خاں دارالرحمت ۵/۸
ریحانہ بنت چوہدری محمد عبداللہ صاحب چوہدری دارالفضل ۸/۸
بابو ثناء اللہ خانصاحب میکینک قادیان ۵۲/-
سعد بن ظریف صاحب فضل عمر ہوسٹل " ۶/-
نور الدین صاحب " " ۶/-

خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب ایڈووکیٹ کوئٹہ ۲۲۵/-
خوشی محمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ۱۰/-
حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۷۰/-
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مبلغ سلسلہ
عالیہ احمدیہ ۳۲/-
والد صاحب مرحوم " " ۱۲/۸
مولوی حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۰/۸
خانصاحب بابو برکت علی صاحب ناظر بیت المال ۱۰۸/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۶/-
حکیم محمد فیروز دین صاحب انسپکٹر " ۱۲/-
شیخ فضل احمد صاحب محاسب ۲۰/-
عبدالحق صاحب امور عامہ قادیان ۱۲/۸
نواب بیگم صاحبہ خوشدامن قاضی محمد عبداللہ صاحب
ناظم ضیافت ۱۰/-
ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ " " " ۴۰/-
والدہ رشید احمد صاحب بدوملہی افسر ضیافت ۵/-
زینب صاحبہ بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ۴۰/-
ڈاکٹر گوہر الدین صاحب نور ہسپتال ۲۷۰/-
اہلیہ صاحبہ " " ۱۵/-
منشی سربلند صاحب محرر صدر انجمن ۱۵/-
چوہدری عبدالباری صاحب نائب ناظر
بیت المال واقف زندگی ۵۱/-
والدہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب واقف زندگی
۲۱/-
عطاء اللہ صاحب واقف زندگی پسر سراج دین
صاحب مؤذن ۲۰/-
اقبال احمد خاں صاحب ایاز واقف زندگی ۹/-
مرزا محمد حیات صاحب تاثیر " ۱۱/-
بشارت احمد صاحب فضل عمر ریسرچ " ۳۶/-
مولوی محمد منور صاحب " ۹/-
چوہدری عبدالعزیز خاں صاحب کالا گڑھی
احمد نگر جھنگ ۳۰/-
چوہدری فخر الدین صاحب چنیوٹ جھنگ ۲۰/-
ماسٹر عبدالکریم صاحب " " ۶/۹
عبدالقدیر صاحب مدرس " " ۴۰/-
والد صاحب مرحوم " " " ۶/۲
سکینہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مولوی محمد الدین
صاحب قادیان ۲۰/۹
سید امام شاہ صاحب قادیان ۶/۸
جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ محمد اسحاق صاحب ناظر " ۳۳/-
سحر النساء کلرک صلاح الدین صاحب قادیان ۱۰۰/-
" جلال الدین صاحب دلکشائی " ۱۱۳/-
" محمد طفیل صاحب کھارہ " ۸۵/-
ماسٹر چراغ محمد صاحب دارالرحمت " ۲۹/-
مہر النساء بیگم والدہ محمد احسن صاحب " ۱۰/-
حاجی محمد اسمٰعیل صاحب " ۵۷/-

مریم بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان ۶/-
حضرت مفتی محمد صادق صاحب " ۱۲۵/-
رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " " ۷/-
شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر " ۶/۲
ذکاء اللہ پسر " " " ۶/۲
حافظ عبداللطیف صاحب " ۱۰۷/-
محمد دین صاحب۔ واصلباقی نویس " ۳۷/۱۱
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۹/۱۳
میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب " ۱۱۰/-
ملک گل محمد صاحب " ۱۴/-
اہلیہ صاحبہ سید محمد اسمٰعیل صاحب " ۲۵/۲
شیخ محمد حسین صاحب قانونگو پنشنر " ۲۲/-
ملک شیر علی صاحب کنجاہی " ۲۰/-
محمد حسین صاحب ہمشیرہ زادہ حکیم نظام دین صاحب " ۸/-
قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل " ۷/۲
ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب " ۶/۸
حکیم عطا محمد صاحب " ۸/۱۱
مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی " ۷/-
محمد دین صاحب سبزی فروش " ۶/۸
چوہدری ہدایت اللہ خاں صاحب " ۶/-
امۃ الرحمن صاحبہ بنت یامین صاحب " ۷/۸
محمودہ خاتون صاحبہ " ۲۰/۸
سیدہ خورشید بیگم صاحبہ نصوری " ۳۰/-
اہلیہ سید حافظ عبدالمجید صاحب " ۱۵/-
برکت بی بی صاحبہ بیوہ الٰہی یار صاحب ٹھیکیدار " ۱۱/-
سراج بی بی صاحبہ بنت مستری چراغ دین صاحب " ۱۰/-
حاجی بیگم صاحبہ بنت حیون شاہ صاحب " ۷/۸
مولوی ابو البشارت عبدالغفور صاحب " ۸۴/-
اہلیہ صاحبہ مولوی صاحب " ۲۰/-
آمنہ بی بی صاحبہ عرف چیمی " ۵/۹
بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ محمد دین صاحب " ۵/۵
امۃ الرفیق صاحبہ بنت بابو عبدالواحد
صاحب مرحوم قادیان ۱۸/-
سردار النساء صاحبہ " " ۵/۳
محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب " ۷/۸
حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد عظیم صاحب مرحوم " ۵/۵
اللہ رکھی " ۱۰/۸
فاطمہ بانو اہلیہ یحییٰ خانصاحب مرحوم " ۵/۱
صابرہ بی بی صاحبہ " ۶/۸
بشیرہ اختر صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالواحد صاحب " ۲۰/۸
فاطمہ صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد زمان صاحب " ۵/-
مولوی احمد خاں صاحب نسیم مبلغ " ۵۷/-
مولوی محمد عبدالعزیز صاحب جیف اکاؤنٹنٹ بیت المال " ۲۶/۶
سلطانہ عزیز اہلیہ " ۵/۱۳
طاہرہ صاحبہ عبدالوہاب صاحب عمر " ۱۵/-
سید محمد سعید صاحب جہلم آف " ۸/۸
بابو سراج الدین صاحب پنشنر آف قادیان و
بنت آمنہ بیگم صاحبہ ۲۸۰/-

والدین مرحومین و اہلیہ صاحبہ مرحومہ بابو
سراج الدین صاحب پنشنر قادیان ۱۸/-
حکیم فضل الٰہی صاحب محلہ دارالعلوم
قادیان حال لاہور ۱۲۵/-
حاجی رحمت اللہ صاحب مرحوم والد صاحب
حکیم صاحب لاہور ۲۶/-
اہلیہ و بچگان حکیم صاحب دفتر مدم ۲۹/-
مرزا محمد یعقوب صاحب دفتر وکیل الدیوان ۳۲/۲
چوہدری بہاء الحق صاحب وکیل الصنعت
والحرفت ۶۷/-
چوہدری بہاء الحق صاحب منجانب لطف الرحمن
مرحوم ۳۲/-
ضیاء الحق صاحب ۱۲/-
فداء الحق " ۱۶/-
آمنہ خاتون صاحبہ ۲۷/-
جمیلہ خاتون صاحبہ دختر جمعدار ۱۴/-
فضل الدین اوورسیر قادیان ۷۱/-
چوہدری سعید احمد صاحب اعوان
فضل عمر ہوسٹل ۱۷/-

ذیل میں ضلع سیالکوٹ کے ان احباب کی فہرست حضرت صاحب کے حضور پیش کر کے شائع کی جا رہی ہے۔ جنہوں نے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کا چندہ تحریک جدید ۳۱ مارچ یا ۲ اپریل تک یہاں داخل کر دیا ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے اس سال کے وعدوں کے مقابل پر یہ وصولی بہت کم ہے۔ مگر جماعت سمبڑیال کے اکثر احباب نے اس سال کے وعدوں کے جلد ادا کرنے میں خاص توجہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال و دولت میں برکت دے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا جان و مال پیش کرتے ہوئے ہر احمدی کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ وہ ہم سے دین کی خدمت کا کام لے رہا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

ہمیں دین کی خدمت کرتے ہوئے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ہم قربانی کر رہے ہیں۔ حالانکہ قربانی ہمیشہ اعلیٰ چیز کی کی جاتی ہے اگر دین کے لئے کام کرنا قربانی ہے تو گویا دین ادنیٰ ہے مگر ان کا درجہ اس سے بلند ہے احساس اگر ایک لمحہ کے لئے ہمارے اندر پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم دینی کام کر کے قربانی کرتے ہیں۔ تو یقیناً ہم دین سے بے بہرہ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہم میں سے کام لے رہا ہے۔ اگر تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے اگر تم دین کے لئے فقیر ہونا برداشت نہیں کر سکتے اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کرتے اگر تم دینی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے زیادہ اعزاز والا کام نہیں سمجھتے تو تمہارا ایمان ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جا سکتا۔ لوگ کہتے ہیں۔ سوال کرنا بری چیز ہے اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ سوال کرنا بری چیز ہے لیکن اگر خدا اور اس کے دین کے لئے ہمیں سوال کرنا پڑے۔ تو یہ کام بھی ہمارے لئے عزت کا کام ہے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ تم دینی خدمت کر کے کوئی قربانی کر رہے ہو۔ یہ خدا کا احسان ہے جو تم سے کام لے رہا ہے۔"

پس ہم سب کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے دین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کیلئے اپنا پیارا مال خرچ کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اگر وہ اس کو قبول فرمائے اور ہر ایک احمدی کو اسی لئے اپنا مال بجان نہایت خوشی کے ساتھ اس راہ میں پیش کرنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے اور اس کا حصہ جلد سے جلد بلکہ زیادہ سے زیادہ ۳۱ مئی تک اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کے حضور پیش ہو جائے۔ اس لئے کہ ۳۱ مئی کی تاریخ سابقون کی دوسری صف ہے اور اس تاریخ کو تحریک جدید کے اس سال کی پہلی ششماہی پوری ہو جاتی ہے پس صرف وہ احباب جنہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ۳۱ مارچ تک ادا کر دینگے مگر نہیں دے سکے وہ کوشش کریں۔ بلکہ وہ بھی جن کا وعدہ مئی۔ جون۔ جولائی یا اسکے بھی بعد کا ہے ۳۱ مئی تک ادا کرنے کی کوشش کریں اور ابھی سے اسکے لئے ماحول پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

فہرست یہ ہے

ضلع سیالکوٹ

دفتر اول چودھویں سال کی فہرست

چوہدری غلام حسین صاحب ممبر دارالرحمت یعقوب
سیالکوٹ شہر ۸/-
رمضان بی بی صاحبہ " " " ۸/-
شیخ محمد یعقوب صاحب محلہ میانہ پورہ " ۲۰۵/-
میاں اسمٰعیل نظام الدین صاحب محلہ شوالہ " ۱۱/-
اہلیہ صاحبہ حکیم سید پیر احمد صاحب دوکاندار تحصیل
بازار سیالکوٹ شہر ۲۱/-
اہلیہ صاحبہ شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار
سیالکوٹ شہر ۱۸/-
گلاب الدین صاحب امام مسجد احمدیہ سیالکوٹ شہر ۶/۸
سید محمد حسین شاہ صاحب قانونگو " ۲۳/-
" محمد شریف صاحب سیالکوٹی ۱۰۰/-
وعدہ ۷۰/- تھا مگر سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر ۳۰/- روپیہ اضافہ کر کے ایک سو داخل فرمایا
محمد دین احمد صاحب پال محلہ جھنڈاں سیالکوٹ شہر ۱۰۲/-
ناصر احمد صاحب پال پسر " " " ۱۸۰/-
منشی محمد عبداللہ صاحب آف قادیان " ۱۵/-
اہلیہ صاحبہ مرزا غلام نبی صاحب چغتائی پورن نگر " ۱۲/-
چوہدری احمد علی خانصاحب آف سٹروعہ " " ۹/-
عبداللطیف صاحب ٹھیکیدار ٹھٹھہ آف قادیان " ۳۵/-
استانی زینب اہلیہ صاحبہ " " " ۱۵/-
برکت بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالکریم صاحب۔ ایسٹرن
سائیکل کمپنی سیالکوٹ شہر ۱۵/-
نواب چوہدری محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈی سی
تلونڈی عنایت خاں ۱۲۲/-
چوہدری فضل احمد صاحب مخدوم چک
تلونڈی عنایت خاں ۲۳/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۱۱/-

چوہدری محمد عبداللہ صاحب باجوہ تلونڈی عنایت خان ۲۴۷/-
" منجانب اہلیہ صاحبہ " " " ۶۳/-
" " والدہ صاحب " " ۳۲/-
" " برادر لطیف صاحب " " ۳۲/-
ملک سراج الدین صاحب سمبڑیال ۸۰/-
" عبدالغنی شہ فدین صاحب " ۴۲۵/-
" امام دین عبدالحفیظ صاحب " ۸۰۰/-
حاجی ملک محمد شفیع صاحب " ۱۷۵/-
میاں احمد دین صاحب زرگر " ۱۷/-
اہلیہ صاحبہ " " " " ۸/-
چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت گھیوہ باجوہ ۱۰۰/-
منشی حمید اللہ صاحب المعروف ثناء اللہ صاحب
مہدی پور ۲۴/-
چوہدری محمد قاسم صاحب گھیوہ باجوہ ۱۲/-
خلیفہ سراج الدین صاحب کلاسوالہ ۱۴/-
چوہدری ظہور الدین صاحب کھنڈو والی ۱۵/-
میاں خیر الدین صاحب آڑھتی بدوملہی ۱۰۰/-
غلام حیدر صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب بھنگالہ ۷/۸

" سردار خاں صاحب " ۶/۸
" محمد علی صاحب خالدؔ " ۶/-
مستری محمد دین صاحب زرگر آف قادیان حال ڈسکہ ۵/۸
محمد ابراہیم صاحب عابدؔ " " ۴/۱۲
مستری محمد حیات صاحب ڈیرہ دوالیہ " ۱۰/-
محمد عبداللہ صاحب چونہ فروش آف قادیان " ۱۰/-
مستری محمد دین صاحب مانگٹے والا " ۸/-
" غلام محمد صاحب نت موکل " ۲۰/-
محمد دین صاحب سکرٹری جماعت بن باجوہ " ۱۲/-
ماسٹر اللہ لوک صاحب ڈگری " ۱۲/-
فضل احمد صاحب " ۶/-
عبداللہ صاحب سکرٹری جماعت نارووال ۸/۸
کپتان نظام الدین صاحب پنچ گرین ۲۰۰/-
چوہدری ولیداد خاں صاحب سرار ڈہ ۵۰/-
" عطا محمد صاحب آف لبر ود قادیان موہن والی ۲۶/-
میاں نور الحسن صاحب کوٹلی ہرنرائن ۶/۸
خواجہ محمد صدیق صاحب آف لاہور
متفرق احباب ۱۸۱/-

ملک ظہور احمد اللہ رکھا صاحب ممبر بی ایل ۲۰/۴
اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ محمد امین صاحب ۱۰/۱۴
مستری محمد ابراہیم صاحب ڈسکہ ۶/۸
چوہدری محمد حسین صاحب " ۵/۲
" محمد شفیع صاحب " ۱۱/-
" محمد علی صاحب ساہی " ۵/۴
میاں خدا بخش صاحب حجام " ۵/-
میاں محمد گلزار صاحب " ۵/۲
" نذیر احمد ناصر " ۱۵/-
چوہدری جمال الدین صاحب " ۲۰/-
شیخ محمد نذیر صاحب جہاں " ۵/-
محمد یوسف صاحب تیلی " ۵/-
شیخ فضل قادر صاحب " ۱۰/-
مستری عمر دین صاحب " ۵/-
چوہدری سردار خاں صاحب " ۵/۴
اہلیہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب ۵/۴
چوہدری بڈھے خاں صاحب موسیٰ والہ ۱۱/-
" صوبیدار خاں صاحب " ۱۰/۸

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب میانوالی خانقاہ ۲۶/-
اہلیہ مستری عبدالرشید صاحب " ۶/۸
امۃ البصیر اہلیہ سیٹھی کرم الٰہی صاحب سیالکوٹ ۵/۱۲
جمیلہ پروین بنت سیٹھ محمد ابراہیم افریقی پیرز ۶/-
اختر اسلام صاحبہ بنت محمد ابراہیم پوسٹماسٹر " ۱۲/-
میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم نسر قرنا ۵/۳
محمد مبارک احمد آف دار العلوم " ۶/-
چوہدری داؤد احمد صاحب پچھور ۱۰/-
طیبہ بیگم بنت محمد اسلم " ۱۰/-
چوہدری نذیر احمد صاحب مالو کے بھگت ۳۵/-

" حیات محمد صاحب بھڈیار ۵/-
" اللہ دتا صاحب " ۵/-
" سردار احمد صاحب میانی ڈوگراں ۱۷/-
" حسین بخش صاحب کوٹلی لوہاراں ۵/-
" غلام قادر صاحب " ۷/۲
" غلام رسول صاحب بسراواں مرہنوال ۵/۲
" محمد صادق ہیڈ کانسٹیبل شکر گڑھ ۳۰/-
" خیر الدین صاحب کلاوالی ۵/۳
محمد اسمٰعیل ولد خان محمد قلعہ صوبہ سنگھ ۵/۴
منشی لعل الدین صاحب دھرگ میانہ ۳۱/-

امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عبداللہ صاحب بھنگالہ ۵/۸
والدہ صاحبہ غلام حیدر صاحب " ۵/۸
غلام قادر صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب " ۷/۸
امۃ کلثوم بیگم اہلیہ " " " ۵/۸
اللہ بخش صاحب ولد ماہی صاحب " ۶/-
چوہدری شرف الدین صاحب آف دارا پور لیوکے ۷/-
ملک محمد شفیع صاحب آف قادیان نوشہرہ پسرور ۳۵/-
حافظ صدر الدین صاحب رائے پور قادر آباد ۸/۸
چوہدری حسین احمد صاحب " " ۵۰/-
" نذیر حسین صاحب ودلم ۳۸/-
" مبارک احمد صاحب ہیلو پور ۲۸/-
رمضان بی بی صاحبہ چانگریاں ۱۳/-
چوہدری عبدالعزیز صاحب بھڑدہ ۱۵/-
محمد رمضان صاحب موچی گھنوکے ججہ ۵/۱۲
مستری اللہ دتا صاحب " ۱۱/۸
چوہدری دین محمد صاحب علیپو والی ۷/۴
میاں اللہ دتا صاحب عہدی پور ۱۰/-
چوہدری محمد اسلم صاحب چھور ۲۰۵/-
زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " ۷۲/-
ادریس احمد صاحب پسر " " ۲۱/-
والدہ ۲۳/-
فقیر محمد صاحب چھور ۹/-
میاں نور الدین صاحب مشین والا آف قادیان
سیچہ ناڑہ ۱۶/-
نواب بی بی صاحبہ دختر غلام حیدر صاحب چونڈہ ۵/۱۳
چوہدری محمد حسین صاحب کھریپر ۳۰/-
شمس الدین صاحب فاضل آف قادیان
حال گٹھالیاں ۱۴/-
فتح دین صاحب سیال آف قادیان حال
گٹھیالیاں ۷/-
چوہدری اللہ رکھا صاحب ڈسکہ ۲۱/-

ضلع سیالکوٹ
دفتر دوم سال چہارم کی فہرست

سید مبارک احمد صاحب سیالکوٹ ۵۰/-
" محمد شفیع صاحب سیدانوالی ۱۸/-
دختر احمد علی صاحب سیالکوٹ ۵/۸
عبدالمنان صاحب ولد بابو احمد اللہ صاحب سیالکوٹ ۵/-
والدہ محمد صدیق صاحب زیروی " ۹۰/-
میاں لال الدین صاحب " ۸۰/-
چوہدری سلطان محمد خاں صاحب ۲۹۳۸۹
سیالکوٹ کینٹ ۷۹/۱۱
شیخ نذیر احمد صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ کینٹ ۶۵/-
صوبیدار میجر برکت علی صاحب ہیلو پور ۵۳/-
نصرت آرا بیگم " " " ۱۸/-
مسرت آرا " " " ۱۱/-
امۃ الحبیب بیگم " " " ۱۱/-
رسول بی بی صاحبہ " ۲۲/۶
غلام حیدر صاحب چیدے کے تگوے ۱۷/-
محمد شریف " " ۵/-
محمد عبداللہ خانصاحب بھڑدہ ۵/-
چوہدری عبدالحق صاحب پنڈی بھاگو ۱۵/۴
" محمد یوسف صاحب " ۵/۸
" چوہدری غلام نبی صاحب " ۵/۸
صغریٰ بیگم صاحبہ ۸/۴
چوہدری عبدالسلام صاحب بھاڑ یکے ۵۰/-
" قائم دین صاحب " ۱۰/-
غلام قادر صاحب ۶/-
عنایت اللہ صاحب کوٹ کرم بخش ۱۷/۸
محمد عبداللہ صاحب گھنوکے ججہ ۱۳/۸
بشیر احمد ولد جمال الدین بد ۷/-
چوہدری نور احمد صاحب " ۱۰/-

چوہدری عبدالرحمٰن صاحب موسے والہ ۴/-
" مولاداد صاحب " ۵/۴
مستری نذیر احمد صاحب " ۶/-
محمد ابراہیم صاحب " ۶/-
احمد بخش صاحب " ۶/-
غلام نبی صاحب " ۶/-
اللہ دتا صاحب " ۵/-
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب " ۷/-
" محمد شریف صاحب جنڈو ساہی " ۱۰/-
" محمد نذیر صاحب الکوال ۱۰/-
" برکت علی صاحب مراڑہ ۳۰/-
امانت بی بی اہلیہ ماسٹر رشید احمد صاحب
مال پوری چونڈہ ۶/-
حمید احمد و لطیف احمد پسران ماسٹر رشید احمد صاحب
مال پوری چونڈہ ۱۳/-
چوہدری اللہ رکھا صاحب ولد جمال الدین
صاحب ڈگری گھمناں ۱۰/-
رشیدہ بیگم " ۵/-
شریفہ بی بی اہلیہ چوہدری نذر حسین صاحب رائے پور ۸/۸
خلیل احمد صاحب بدوملہی ۴۰/-
چوہدری کرامت اللہ صاحب بدوملہی ۱۲۰/-
" پیر محمد صاحب " ۳۷/۸
" اللہ دتا صاحب ولد حسین بخش صاحب
بھنگالہ ۱۰/-
فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ بخش صاحب بھنگالہ ۶/-
مستری غلام قادر صاحب کلاسوالہ ۷/-
والدہ محمد رفیق صاحب " ۵/-
محمد بشیر احمد صاحب بن باجوہ ۱۰/-
مستری عبدالغنی صاحب میانوالی ۴/-
خورشید بیگم بنت حاجی محمد عبداللہ " ۵/-

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم ارشاد

۲۵ فیصدی سے لیکر ۵۰ فیصدی تک ماہوار چندہ ادا کرنیوالوں کے متعلق

۲۶ دسمبر مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا:-

"میرے نزدیک جماعت کی مالی حالت کو درست کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ آئندہ مستقل طور پر ہر شخص ۲۵ فیصدی سے لے کر پچاس فی صدی تک چندہ بڑھانے کی کوشش کرے۔ یعنی جو کچھ اس کی ماہوار آمد ہو۔ اس پر وہ ¼ سے لے کر ½ تک چندہ ادا کرے۔ اس میں صدر انجمن احمدیہ کے سارے چندے آجائینگے۔ سوائے اس کے کہ وقف جائداد کی جو تحریک کی گئی ہے۔ وہ اس سے الگ ہے۔

بہرحال چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ وصیت۔ چندہ تحریک جدید اور دوسرے چندے سب اس میں شامل ہوں گے۔ اور جو روپیہ باقی بچے گا اس کے متعلق یہ فیصلہ کرنا میرے اختیار میں ہوگا۔ کہ وہ روپیہ کہاں خرچ کیا جائے۔

جب کوئی دوست اپنی ماہوار آمد پر پچیس فیصدی سے پچاس فیصدی تک چندہ ادا کرنے کا وعدہ کرلیں۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے چندوں کی فہرست دفتر میں بھجوا دیں۔ اور لکھ دیں۔ کہ میں اتنا روپیہ بھجوا رہا ہوں۔ اس میں چندہ عام اس قدر ہے۔ چندہ حفاظت پاکستان اس قدر ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ اس قدر ہے۔ چندہ تحریک جدید اس قدر ہے۔ چندہ وصیت اس قدر ہے۔ اسی طرح اگر کوئی اور چندے ہوں تو ان کا بھی ذکر کیا جائے۔ دفتر والوں کا فرض ہوگا۔ کہ ان تمام چندوں کا باقاعدہ حساب رکھیں۔ اور جس جس مد سے کسی چندے کا تعلق ہو۔ اسی مد میں اس چندے کو ڈالا جائے۔

مثلاً اگر کوئی شخص دس روپے ماہوار بھیجتا ہے۔ اور لکھ دیتا ہے۔ کہ دو روپیہ میں نے فلاں مد کو دیئے ہیں۔ چار روپے فلاں مد کو اور ایک روپیہ فلاں کو۔ اور ایک روپیہ فلاں کو۔ تو اس کے مطابق اس کا چندہ شمار کیا جائے۔

لیکن تمام چندے ادا کرنے کے بعد پچیس یا پچاس فی صدی رقم میں سے جو کچھ بچے گا۔ اس کے متعلق میں خود فیصلہ کروں گا۔ کہ اسے کہاں خرچ کیا۔ صدر انجمن احمدیہ کو اس کے خرچ کرنے کا اختیار نہیں ہوگا"